نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ

THE ALFAZL

QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴	مطابق ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۵ھ	یوم جمعہ	مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء	نمبر ۴۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔ گلے میں درد بھی پہلے کی نسبت کم ہے ۔

حضور کے حرم ثانی کی صحت کے لئے احباب دعا فرماتے رہیں ۔

شیخ نیاز محمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور جو کہ لاہور کے مسلمان بیرسٹروں میں ایک ممتاز بیرسٹر ہیں ۔ مع شیخ مختار احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء بٹالہ و شیخ فضل حق صاحب بٹالہ جدید انتخاب اسمبلی کے تعلق میں ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۲۶ء کو تشریف لائے ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کر کے اسی روز بعد از نماز ظہر واپس تشریف لے گئے ۔

منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر اخبار الفضل کے پاؤں میں دوبارہ اپریشن کیا گیا ہے ۔ آپ ہسپتال میں ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ صحت بخشے ۔

وفد نمبر ۱ کا پروگرام

احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ ہمارے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی ۔ وفد پروگرام کی شائع شدہ تاریخوں پر ہر جگہ پہنچے گا ۔ اور گاڑی کے وقت سے پہلے اطلاع دی جائیگی ۔ احباب اپنا پروگرام تیار رکھیں ۔ اور تمام انتظام کر چھوڑیں ۔ خادم نیر ۔

اطلاع ضروری

الفضل مورخہ ۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۲ پر جو اعلان ضروری زمینوں کے متعلق کیا گیا تھا ۔ اس سے بعض لوگوں نے وہ زمینیں سمجھ لی ہیں جو انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے خریدی ہیں ۔ وہ مراد نہیں ہیں بلکہ وہ زمینیں مراد ہیں ۔ جو لوگوں نے سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خریدی ہیں ۔ ناظر اعلیٰ ۔ قادیان

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۶ر نومبر میں پروگرام جلسہ سالانہ کے ایام بمقابلہ تاریخوں کے غلط شائع ہو گئے ہیں ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ دسمبر کو اتوار ۔ سوموار ۔ منگل کے ایام ہیں ۔ احباب تصحیح فرمالیں ۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جلسہ سالانہ بابت سال ۱۹۲۶ء

آج ۵ نومبر ۱۹۲۶ء تک جس قدر فارم وعدہ جلسہ سالانہ میرے دفتر میں موصول ہو چکے ہیں ان میں سے جن جماعتوں کے وعدے دس فی صدی سے زیادہ ہیں۔ یا جنہوں نے یکمشت رقوم ارسال کر دی ہیں۔ ان جماعتوں کے نام نقشہ کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ جن احباب نے دس فیصدی سے زیادہ کے وعدے لکھوائے ہیں۔ ان کے نام بھی ساتھ ہی دئے جاتے ہیں۔ اور آئندہ بھی اسی اصل کے ماتحت انشاء اللہ نام شائع ہوتے رہیں گے۔

جن جماعتوں کے وعدے باشرح نہیں یعنی دس فیصدی سے کم ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو شرح کے مطابق پورا کر دیں تاکہ ان کے نام بھی اخبار میں شائع کئے جا سکیں۔ حقیقت میں تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے خود یکمشت ۲۰ فیصدی چندہ مرحمت فرما کر ہمیں یہ عملی سبق دیا ہے کہ ہم بھی علاوہ ۲۰ فیصدی وعدہ کرنے کے اس کو فوراً ادا بھی کر دیں۔

خصوصیات کی لائن میں پہلے شائع شدہ احباب کے اسماء کے بعد جماعت راولپنڈی بالخصوص اور شیخوپور خاص ذکر کے قابل ہیں۔ اول الذکر جماعت نے بہت محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اور وعدوں کے لینے میں یہ بات مدنظر رکھی ہے۔ کہ احباب کے وعدے نہ صرف دس فیصدی کی شرح سے لئے گئے ہیں۔ بلکہ اکثر دوستوں سے ۳۳ فیصدی و ۲۰ و ۱۷ اور ۱۲ فیصدی شرح سے وعدے لئے ہیں۔ امید ہے کہ ان وعدوں کی وصولی بھی اسی ماہ کے اندر کرینگے۔ میں کارکنان راولپنڈی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مؤخر الذکر دونوں جماعتوں نے بھی نہ صرف وعدہ دس فیصدی کے حساب سے بھیجا ہے۔ بلکہ ۲۰ فیصدی کی شرح سے وعدہ دیتے" فارم وعدہ جلسہ سالانہ کے ساتھ ہی موعودہ رقم چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ عام بھی باقاعدہ روانہ کیا ہے۔ جو خزانہ بیت المال میں داخل ہو چکا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ذیل میں فہرست مذکورہ دی جاتی ہے۔ اور ابھی کئی وعدے بھی جن جماعتوں کی طرف سے آئے ہیں۔ ان کے نام بھی درج کئے جاتے ہیں۔

نام جماعت	دس فیصدی سے زیادہ چندہ دینے والوں کے نام
پشاور	گو اس جماعت کے احباب کا وعدہ مطابق شرح ہے لیکن تاہم یہ وعدے احباب کرام پشاور کے خاص وجوہات سے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور مکرمی منشی عبدالمجید خان صاحب فنانشل سیکرٹری کی خاص جانفشانی اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔
شب قدر	محمد ایوب خان صاحب و صفدر خان صاحب۔
بڈھا رانجھا	چودھری محمد بخش صاحب گرداور۔ میاں شیخ شمس الدین صاحب۔ میاں شیخ اسمٰعیل صاحب۔ میاں شیخ الٰہی بخش صاحب۔ مولا بخش صاحب۔ شیخ قادر بخش صاحب۔ شیخ دوست محمد صاحب۔ مہر محمد صاحب پٹواری۔
لدھیکے بوبیا	چودھری امام الدین صاحب۔ چودھری جھنڈا صاحب۔ صوفی احمد علی صاحب۔
یادگیر	پیر محمد صاحب سگری۔ محمد اسمٰعیل صاحب۔ سید حسین صاحب۔ عبدالغفار صاحب۔
چک ۳۳ جنوبی	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کے سوائے باقی احباب کا وعدہ شرح سے کم ہے۔ بجائے رقم کے ایک کنستر گھی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔
سمبڑیال	رقم داخل خزانہ ہو گئی ہے۔
ڈاک بچھڑ عبداللہ پور	رقم داخل خزانہ ہو گئی ہے۔ بلکہ اکتوبر کا چندہ عام پیشگی ارسال فرمایا ہے۔ سید صادق علی صاحب۔ منشی محمد رحیم الدین صاحب۔
گوگیرہ صدر	چودھری محمد علی صاحب۔ چودھری بہنو خان صاحب۔ محمد یوسف علی صاحب۔ چودھری محمد عبداللہ صاحب کمپونڈر۔ مقبول احمد صاحب۔ بشیر احمد صاحب۔ چراغ الدین صاحب۔ سراج الحق صاحب۔
ماہل پور	منشی غلام نبی صاحب۔ منشی رشید احمد صاحب
راولپنڈی	خان صاحب منشی فرزند علی صاحب۔ قاضی محمد رشید صاحب۔ بابو نواب الدین صاحب۔ محمد شریف صاحب۔ محمد اسحٰق صاحب۔ مستری محمد صدیق صاحب۔ بابو کرم بخش صاحب۔ محمد منیر خان صاحب۔ ملک سخی دتہ صاحب۔ مستری عبدالغفور صاحب۔ بابو محمد حسین صاحب۔ منشی نور الدین صاحب۔ منشی محمد عبداللہ صاحب۔ ملک عزیز احمد صاحب۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ بابو عبدالواحد صاحب۔ منشی محمد یوسف صاحب۔ میاں رحمت علی صاحب۔ بابو شاہ محمد صاحب۔ میاں غلام رسول صاحب حوالدار۔ میجر شیر محمد خان صاحب۔ بابو محمد افضل صاحب۔ بابو ظہیر احمد صاحب۔ بابو محمد اسحٰق صاحب۔ مستری غلام علی صاحب۔ مجموعی طور پر راولپنڈی کا وعدہ بہت اچھا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔
ڈسکہ	رقم داخل خزانہ ہو گئی ہے۔
جالندھر چھاؤنی	ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نے ایک کنستر گھی کے علاوہ مبلغ ۲۰ روپیہ نقد دئے ہیں اس جماعت کے روح رواں ڈاکٹر صاحب ہی ہیں۔
پنڈی چری	احمد الدین صاحب زرگر اور محمد یوسف صاحب کے وعدے خاص طور پر قابل ذکر ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔
مالاکنڈ	محمد الدین صاحب ٹیلر۔ نواں گنج لاہور۔ مولوی عبدالرشید صاحب۔
دارجیلنگ	یہ نئی جماعت ہے۔ صرف تین احباب ہیں۔ خان صاحب ڈاکٹر سعید عبدالعزیز صاحب۔ شیخ محمد صادق صاحب۔ میاں محمد جان صاحب۔ وعدہ بہت اچھا ہے۔ منشی احمد جان صاحب کا خاص طور پر شکریہ ہے۔
گوڑگاؤں	غلام مصطفیٰ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن۔ یہ صاحب جماعت میں شامل نہیں۔ اس لئے براہ راست رقم بھجوا دی ہے۔ جو امید سے زیادہ ہے۔ مونگ۔ میاں رحم الدین صاحب
ناگپور	یہ نئی جماعت ہے۔ خواجہ عبدالرحیم صاحب اور محمد صادق صاحب کے وعدے ہیں۔ رقم مذکور فارم کے ساتھ ہی ارسال کر دی ہے۔ جو داخل خزانہ بیت المال ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں اپنی دکان سے بھی مبلغ ۵ روپیہ ماہوار صدقہ ادا فرماتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء
محبوب نگر	وعدہ بہت اچھا ہے۔ چارسدہ۔ نئی جماعت ہے۔
فیروزپور	مرزا ناصر علی صاحب۔ حاجی الٰہی بخش صاحب۔ صوفی علی محمد صاحب۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
ڈنگہ	حافظ احمد الدین صاحب۔ محمد صغیر صاحب۔ بابو عطا محمد صاحب
قصور	مولوی محمد عالم صاحب۔ محمد صدیق بیگ صاحب۔ شیخ الٰہی بخش صاحب + قیمت الہدیٰ الٰہی بخش صاحب
قدرت اللہ صاحب سنور	یہ صاحب سلسلہ کی خدمت میں سرشار ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء
شاہ آباد	مولوی انوار حسین صاحب لالہ موسیٰ۔ حکیم محمد قاسم صاحب

مندرجہ ذیل گھی کے وعدے موصول ہوئے ہیں

چودھری عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار رہتک۔ کوٹ کھکے شاہ۔ پریم کوٹ۔ دانتہ۔ چک ۹۹۔ کریام۔ چک محمود پورہ۔ شیخ پور۔ چودھری میراں بخش صاحب بہال۔ چک ۱۱۲ احمد یانوالی۔ کوٹ رحمت خان۔ چانگریاں۔ بہلول پور چک نمبر ۱۲۷۔ چک منٹگمری۔ گھٹیالیاں۔ جالندھر چھاؤنی۔ چک ۱۲ لائلپور۔ چک سکندر۔ کہیوہ چک ۱۲۶۔ مانگٹ اونچے۔ گوکھووال چک ۷۹۔ چک چنیاڑ۔ علی پور چک۔ کھوکھووالی چک ۳۱۲۔ چودھری حاکم علی صاحب۔ دانتہ زید کا۔

عبدالمغنی ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۱۹ر نومبر ۱۹۲۶ء

سالانہ جلسہ کے متعلق دو باتیں

اخراجات جلسہ کی فراہمی

اور

حق پسند اصحاب کو جلسہ پر لانا

سالانہ جلسہ کے اخراجات کے متعلق نہ صرف نظارت بیت المال کی طرف سے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی جماعت کو پہنچ چکا ہے۔ چونکہ ایک عرصہ سے مالی مشکلات درپیش ہیں۔ اور جلسہ کے انعقاد میں بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جلسہ کے لئے ضروری سامان اور ضروریات فراہم کرنے کے لئے روپیہ مہیا کرنا اور جلدی مہیا کرنا کس قدر ضروری ہے۔ اُمید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ وہ جماعت جس کی مذہبی کوششوں اور سرگرمیوں کو غیر بھی بےنظیر اور بےمثل قرار دے رہے ہیں۔ اور کھلے طور پر اس کی اولوالعزمی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ وہ اپنی سالانہ اجتماع کی اسی مقدس اور ایمان افروز تقریب کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش اور سعی سے کام لے رہی ہوگی۔ اور زیادہ سے زیادہ نومبر کے اخیر تک وہ تمام اخراجات مہیا کر دئے جائینگے۔ جن کا اعلان سالانہ جلسہ کے متعلق نظارت بیت المال کی طرف سے تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال بھی حسب معمول قادیان کی جماعت کو سالانہ جلسہ پر جس قدر آٹا خرچ ہوتا ہے۔ اس کا خرچ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جس کا اندازہ پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اہل قادیان کی حالت کا اندازہ جو نہایت قلیل آمدنیوں پر اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں۔ وہ اصحاب نہیں لگا سکتے۔ جنہیں کبھی کچھ عرصہ کے لئے دارالامان رہنے اور اپنے بھائیوں کی حالت کو دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن باوجود اس کے جس قدر رقم اخراجات جلسہ کے لئے مہیا کرنے کا ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت قادیان کو فرمایا ہے۔ اور جو کل اخراجات کی ایک چوتھائی ہے۔ اس کے لئے نہایت سرگرمی اور تن دہی سے کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اُمید ہے۔ کہ میعاد مقررہ کے اندر اندر ضرور یہ پانچ ہزار کی رقم قادیان کی جماعت مہیا کر دیگی۔

باقی پندرہ ہزار کی رقم تمام بیرونی جماعتوں کے ذمہ ہے۔ اور اگر ہر ایک جماعت فوری طور پر اپنے افراد کی تعداد اور مالی حیثیت کے لحاظ سے اپنے حصہ کی رقم جمع کرنے کی کوشش کرے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ نومبر کے اخیر یا زیادہ سے زیادہ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک سالانہ جلسہ کے کل اخراجات مہیا نہ ہو جائیں۔ پس بیرونی جماعتوں کے کارکن اصحاب کو اس کام میں خاص طور پر سرگرمی دکھانی چاہیئے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ کسی احمدی کو سالانہ جلسہ کے اخراجات میں حصہ لینے سے پس و پیش ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سالانہ اجتماع ہمارے سلسلہ میں ایک نہایت مقدس اور بابرکت تقریب ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے زندہ اور نمایاں نشانات ملاحظہ کرنے کا بہترین موقعہ اور روحانی تسکین حاصل کرنے کا سب سے بڑھکر عمدہ ذریعہ ہے۔ ایسی مقدس تقریب کے اخراجات میں حصہ لینے کا جسے موقعہ نصیب ہو۔ اس سے بڑھکر خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے۔

پھر یہ بھی تو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ سالانہ جلسہ کے لئے جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے۔ وہ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ وہ آنیوالے اصحاب کی خوراک اور دیگر انتظامات پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ اور اس طرح جلسہ کی مد میں جو کچھ دیا جاتا ہے۔ وہ گویا اپنی ہی مہمانی کے لئے دیا جاتا ہے۔ یا اپنے ان بھائیوں کی مہمانی کے لئے دیا جاتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس بستی میں آکر اپنے ایمانوں کو تازہ اور روح کو مسرور کرتے ہیں۔ یا کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو ابھی سلسلہ میں داخل نہیں ہوتے۔ اور تحقیق کی غرض سے اس موقعہ پر آتے ہیں۔ پس ایسے اخراجات کے لئے بڑھ چڑھکر کوشش کرنی چاہیئے۔ اور کسی احمدی کو حتی الوسع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک جماعت کی مہمان نوازی میں حصہ لینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

بیرونی اصحاب ہر سال اس بات کے منتظر رہتے ہیں۔ کہ مرکز سے سالانہ جلسہ کے اخراجات کی تحریک ہو۔ تو وہ اس میں حصہ لیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر جن جن اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے فراہم کرنے میں خود بخود ایک دوسرے سے بڑھکر حصہ لیں۔ اور ضروریات کے متعلق اپنے اپنے نام ابتدائے سال میں ہی مخصوص کرا لیا کریں۔ مثلاً یہ کہ کوئی جماعت سالانہ جلسہ پر جس قدر آٹا خرچ ہو۔ وہ اپنے ذمے لے لے۔ کوئی لکڑی مہیا کرنے یا اس کی قیمت ادا کرنے کی ذمہ دار ہو جائے۔ کوئی گوشت کی قیمت دینے کا اقرار کرے کوئی دال۔ چاول۔ سبزی ترکاری وغیرہ وغیرہ اشیاء مہیا کرنے کی ذمہ دار بن جائے۔ اور جس چیز کا کوئی جماعت ذمہ لے اس کے مہیا کرنے میں وہ سارا سال کوشش کرتی رہے۔ اور وقت معینہ پر مرکز میں پہنچا دے۔ اس طرح ایک تو یکمشت فوری بوجھ نہیں پڑیگا دوسرے موجودہ حالات میں جس قدر اخراجات جلسہ میں حصہ لے سکتی ہے۔ اس سے بہت زیادہ اور آسانی کے ساتھ حصہ لے سکیگی۔ علاوہ ازیں اجناس بھی فصل کے موقعہ پر فراہم کر لینے کی وجہ سے عمدہ اور سستی مل جایا کرینگی۔

پس آیندہ سے یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک جماعت اپنے ذمہ سالانہ جلسہ پر خرچ ہونے والی اشیاء میں سے کوئی نہ کوئی لے لیا کرے۔ قریب کی جماعتیں ملکر بھی ایک بڑی جنس کے فراہم کرنے کی ذمہ داری لے سکتی ہیں۔ اور ہر سال اس میں حالات کے ماتحت تغیر و تبدل کرایا جا سکتا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اس طرح ضروریات سالانہ جلسہ نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ فراہم ہو جایا کرینگی۔ اور جو جماعتیں اس کام میں حصہ لینگی۔ وہ بہت بڑا اجر اور ثواب بھی حاصل کر سکینگی لیکن یہ تو آیندہ کے متعلق ہے۔ اس وقت جس بات کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جلد سے جلد نقد روپیہ نظارت بیت المال کو ارسال کر دیا جائے۔ تاکہ ضروریات خریدی جا سکیں۔ روپیہ جس قدر جلد بھیجا جائے گا۔ اسی قدر زیادہ مفید ثابت ہو گا کیونکہ خرید اشیاء میں روپیہ کے نہ ہونے کی وجہ سے جتنا توقف ہو گا۔ اتنی ہی اشیاء گراں ملینگی۔

دوسری بات جو اس موقعہ پر ہم احباب سے کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس مبارک تقریب پر ایسے اصحاب کو ساتھ لانے کی پوری پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ جو تحقیق حق کرنا چاہتے ہوں جب احباب کرام کو یقین ہے۔ کہ اس زمانہ میں روحانیت کی پیاس بجھانے والا چشمہ قادیان میں ہی خدا تعالیٰ نے جاری کیا ہے اور ساری دنیا پیاسی تلملا رہی ہے۔ تو پھر پیاس بجھانے کی حقیقی اور سچی خواہش رکھنے والوں کو اس چشمۂ آب حیات کا کیوں پتہ نہ بتایا جائے۔ پتہ بتانا تو الگ رہا۔ کیوں ان کا ہاتھ پکڑ کر اسپر نہ لا بٹھایا جائے۔ اور اس مقدس ساقی تک نہ پہنچا دیا جائے۔ جسے خدا تعالیٰ نے روحوں کی تسکین اور قلبوں کے اطمینان کے لئے اپنے مسیح اور مہدی کی مسند پر بٹھایا ہے۔ احباب کرام کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خود غرضی کو کسی امر کے متعلق بھی مستحسن نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن روحانیت کے متعلق تو یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہو جاتی ہے۔ پس وہ اصحاب جنہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی وجہ سے روحانی آنکھیں بخشی ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کو روحانی بصیرت حاصل کرائیں۔ جو ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ اور اس کا بہت بڑا ذریعہ سالانہ جلسہ میں ان کو شامل کرنا ہے۔ اُمید ہے احباب ابھی سے اس کیلئے

کوشش شروع کر دینگے۔ اور حق پسند اصحاب کے سالانہ جلسہ پر آنے کے لئے تیار کرنے لگ جائینگے۔ خدا تعالیٰ ان کوششوں اور محنتوں میں برکت دے۔

لنڈن کی مسجد احمدیہ اور جناب راجہ صاحب نانپارہ

ریاست نانپارہ کے نوجوان راجہ صاحب نے جو حال ہی میں انگلستان کی سیر و سیاحت سے واپس آئے ہیں ۔ معزز معاصر "حقیقت" کے نامہ نگار سے حالات سفر بیان کرتے ہوئے احمدیہ مسجد لنڈن کے ذکر میں فرمایا ۔

"یہ واقعی افسوسناک ہے کہ لنڈن جیسے بین الاقوامی آبادی کے شہر میں جہاں کئی ہزار ہندوستانی ۔ عرب ۔ ترک ۔ ایرانی اور دیگر ممالک کے مسلمان آباد ہیں ۔ اب تک مسلمانوں کی ایک مسجد بھی نہ تھی ۔ احمدی جماعت یقیناً مستحق آفرین ہے ۔ کہ اس نے اپنی عالی ہمتی سے مسلمانان لنڈن کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ۔ اسی ضمن میں راجہ صاحب نانپارہ نے یہ بھی فرمایا کہ غیر اقوام کے لوگ جو لنڈن میں مستقل طور پر آباد ہو گئے ہیں ۔ ان میں مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے ۔ اس لئے لنڈن جیسے شہر میں مسجد کا نہ ہونا افسوسناک تھا"

(حقیقت ۱۱ر نومبر)

لنڈن میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کو ہر ایک عقلمند مسلمان اسی طرح شکر و امتنان کی نظر سے دیکھیگا ۔ جس نظر سے جناب راجہ صاحب نانپارہ نے دیکھا ہے ۔ اور اس کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف فرمایا ہے جو لوگ ولایت کے حالات سے واقف ہیں ۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ لنڈن میں کسی عمارت کا تعمیر کرنا کیا معنی رکھتا ہے ۔ اور یہ کس قدر حوصلہ اور عزم کا کام ہے ۔ چنانچہ راجہ صاحب موصوف نے بھی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے جو کئی سال ہوئے مسٹر امیر علی صاحب نے لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے متعلق کی تھی ۔ فرمایا ۔ "تعمیر مسجد کے لئے مسٹر امیر علی جج پریوی کونسل کے پاس ایک رقم عرصہ سے جمع ہے لیکن افسوس ہے ۔ کہ اب تک یہ فنڈ بہت ہی قلیل ہے ۔ اور مسجد بنانے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ لنڈن میں زمین کی قیمت چاندی سونے کے برابر ہے "

ان حالات میں جماعت احمدیہ کی سی قلیل اور غریب جماعت کا لنڈن میں مسجد تعمیر کر لینا محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس بات کا ثبوت ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو بے سر و سامانی کی حالت میں بھی ایسے ایسے عظیم الشان کام کرنے کی توفیق بخشتا ہے ۔ جو دنیا کے لئے حیران کن ہوتے ہیں ۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ لنڈن مشن کو پہلے کی نسبت بہت مضبوط کیا جائے تاکہ خانہ خدا کی تعمیر کی برکت سے جو لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہوں ۔ انکی ہدایت کا پورا پورا سامان ہو سکے ۔

احمدیہ مسجد لنڈن کا افتتاح
ایک نو مسلم انگریز کی نظر میں

مسٹر خالد شیلڈرک صاحب ایک مشہور اہل علم نو مسلم انگریز ہیں جو اپنے رنگ میں تبلیغ اسلام کے لئے بھی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اس غرض کے لئے انہوں نے اخبار بھی جاری کیا ہوا ہے ان کا ایک خط اخبار پیغام صلح (۱۰ر نومبر) میں شائع ہوا ہے ۔ جس میں مسجد احمدیہ لنڈن کے افتتاح کی تقریب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

" ساؤتھ فیلڈ کی مسجد کا افتتاح نہایت شاندار ہوا ۔ اور اس قدر اتنا مجمع تھا کہ انگلینڈ میں اسلام کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا ۔ ایسے امیر فیصل کے افتتاح نہ کرنے نے بڑی شہرت دی ۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ اگر اس کا افتتاح کرتا ۔ چھ سو آدمی جائے پر بیٹھے ۔ جن میں ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز کے ممبر ۔ مختلف ممالک کے سفرا ۔ وزراء ۔ نواب اور راجے اور سابق حکام ہند وغیرہ تھے ۔ کیپٹن گارڈن کننگ ۔ کیپٹن گرفن ۔ کیپٹن بینٹ نیز مشہور ترک ۔ مصری اور انگریز مسلمان وغیرہم شامل تھے ۔ میرا خیال ہے کہ قریباً سب مسلمان وہاں موجود تھے ۔ سر آر چیبالڈ ہملٹن صاحب آخری وقت اپنے ایک عزیز کی وفات کے باعث شامل نہ ہو سکے ۔ مسجد کی حدود سے باہر پولیس نے ہزارہا ناظرین کے مجمع کو قابو رکھا ہوا تھا ۔ اور موٹروں نے تمام سڑکوں کو بند کر دیا تھا ۔ یہ نظارہ نہایت عظیم الشان تھا ۔ اور اسلام کے لئے ایک اشتہار کا کام دے رہا تھا ۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے ۔ کہ ہر روز میرے پاس مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں ۔ اور اسلام کے بارے میں دریافت کرتے رہتے ہیں ۔ ابھی ابھی مجھے ایک جنٹلمین کے اسلام لانے کا خط ملا ہے ۔ جو کئی ناولوں کا مصنف ہے ۔ وہ کیتھولک مذہب کا پیرو تھا ۔ بدھ کے دن ایک لیڈی میرے یہاں آکر اسلام لانے کی خواہش ظاہر کی "

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ افتتاح مسجد کی تقریب نہایت شاندار طریق سے سر انجام پائی ۔ اور لنڈن میں اسلام کی شہرت کا ذریعہ بنی ۔ جس سے حق کی متلاشی روحوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے ۔ اور کئی ایک مرد اور عورتیں اس وقت تک اسلام قبول بھی کر چکے ہیں ۔

اس سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے مسجد کا ہونا کس قدر ضروری تھا اور اب جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کی توفیق دی ہے ۔ تو حق و صداقت کے جویاں لوگوں کو کس سرعت کے ساتھ اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے ۔

مسٹر امیر علی کا اعلان

معزز معاصر "ہمدم" (۹ر نومبر) اخبار فتی العرب کے حوالہ سے لکھتا ہے :-

" انگریزی ٹائمس نے اپنی حال کی اشاعت میں رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی کا ایک خط شائع کیا ۔ جس کا ضروری خلاصہ حسب ذیل ہے :-

۱۹۱۰ء میں ایک مناسب مسجد کے لنڈن میں تعمیر کرنے کے لئے تجاویز سوچی گئیں ۔ اور ارباب اثر و اقتدار کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ۔ تاکہ وسط لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے چندہ فراہم کرے ۔ اور بنک آف انگلینڈ کو اس کمیٹی کا امین تجویز کیا گیا ۔ ٹرسٹیاں کی کمیٹی سر آغا خان ۔ لارڈ امپتھل لارڈ لیمنگٹن ۔ سر محمد رفیق اور راقم الحروف (مسٹر امیر علی) پر مشتمل تھی ۔ لیکن تحصیل چندہ کی کوشش ابتدا میں تو جنگ بلقان اور پھر عظیم الشان جنگ یورپ کی وجہ سے رک گئی ۔ ہم کوئی معمولی مسجد نہیں بنوانا چاہتے ۔ جو مسلمانوں کی شان کے مطابق نہ ہو ۔ بلکہ ہمارے پیش نظر ایک شاندار مسجد ہے اب جبکہ حالات استوار ہو گئے ہیں ۔ تو ہم نے اس مسجد کے متعلق پھر کوششیں شروع کر دی ہیں ۔ ہم کو امید ہے کہ لنڈن جو اسلامی سلطنت برطانیہ کا مرکز ہے ۔ اس معاملہ میں پیرس سے پیچھے نہ رہے گا "

ان الفاظ کو پڑھکر اگر یہ کہا جائے ۔ کہ مسجد احمدیہ لنڈن کی شہرت اور قبولیت کو دیکھ کر مسٹر امیر علی اپنی سالہا سال کی ناکام کوششوں کو کامیاب بنانے کے لئے از سر نو تیار و آمادہ ہو رہے ہیں ۔ تو کوئی بیجا نہ ہو گا ۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ اگر انہیں اپنی کوششوں میں کامیابی نصیب بھی ہو گئی ۔ تو بھی خدا تعالیٰ کے حضور ایسے وہ درجہ قطعاً حاصل نہ ہو سکیگا ۔ جو احمدیہ مسجد کو حاصل ہے ۔ اور اولیت کا سہرا جماعت احمدیہ کے ہی سر رہے گا ۔ علاوہ ازیں انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ اس کو آباد رکھنا بھی نہایت ضروری امر ہے ۔ اور یہ اس وقت تک ہو نہیں سکتا ۔ جب تک خدا کے سچے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے مجاہد موجود نہ ہوں ۔ جو صرف اسی غرض و غایت کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکے ہوں ۔ اس وقت تک مسٹر امیر علی نے اشاعت اسلام کے متعلق لنڈن میں جو کچھ کیا ہے ۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ آیندہ کے لئے ان میں اس کام کی کہاں تک اہلیت پائی جاتی ہے ۔ پس اگر وہ کوئی مسجد تعمیر کر بھی لیں ۔ تو بھی وہ ایک ایسی عمارت سے زیادہ وقعت نہ رکھے گی ۔ جو اپنا اصل مدعا اور مقصد پورا کرنے سے محروم رہے گی ۔

مسجد احمدیہ لنڈن کا ذکر

ولایت کے مشہور اخبارات میں

افتتاح مسجد کے بعد اخبارات کے ذریعہ مسجد کی شہرت

ذیل میں ولایت کے اخبارات کے ان مضامین کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ جو افتتاح مسجد کے بعد شائع ہوئے۔ اور جن میں مسجد کے افتتاح کی کارروائی ان اخبارات نے اپنے اپنے نقطہ نگاہ کے مطابق درج کی ۔ (ایڈیٹر)

ڈیلی کرانیکل

یہ اخبار اپنے ۴ر اکتوبر کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

مشرق اور مغرب کبھی ایسی دلچسپ اور دلکش مجلس میں اکٹھے نہیں ہوئے ہونگے جیسی کہ کل دیکھی گئی ہے۔ جبکہ لنڈن کی لمبی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسلامی اذان ساؤتھ فیلڈز کی مسجد کے چمکتے ہوئے مناروں سے دی گئی۔ اس موقع کے دلکش نظارہ میں ڈرامہ کا بھی ایک اثر نظر آرہا تھا۔ کیونکہ آخری وقت تک مسلمان امید باندھے رہے۔ کہ مکہ کا وائسرائے اور شاہ حجاز کا بیٹا امیر فیصل مسجد کے افتتاح کا اعلان کرینگے۔

رسم افتتاح کے شروع ہونے سے قبل مسجد کے امام عبدالرحیم صاحب درد کو شاہ حجاز کے وزیر خارجہ کی طرف سے مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا:۔

"میں نہایت افسوس سے آپ کو اس امر کی اطلاع دیتا ہوں کہ ہز ہائی نس امیر فیصل آپ کی افتتاحی رسم میں شریک نہیں ہو سکتے اس بات کا امیر صاحب کو بہت صدمہ ہے۔ اور میں اور امیر صاحب دونوں آپ کے لئے ہر قسم کی کامیابی کے خواہاں اور اس عظیم الشان مسجد کے لئے ہر قسم کا اقبال اور برکتوں کے خواہشمند ہیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اس کام کو عظیم الشان کامیابی دے"

عرب کے شہزادہ کے تشریف نہ لانے کی وجہ سے لنڈن کی پہلی مسجد کا افتتاح آنریبل جناب خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب نے کیا جو پنجاب گورنمنٹ میں وزیر رہ چکے ہیں۔ اور اس وقت مجلس بین الاقوامی کے موجودہ ہندوستانی ممبروں میں سے ایک ممبر ہیں۔

مسجد کے افتتاح کی رسم ایک باقاعدہ رسم تھی۔ اور اپنی شان میں اس قدر نرالی تھی کہ لنڈن کے لئے جو خود عجیب و غریب شہر ہے حیرت انگیز تھی۔

مہمان جونہی کہ پہنچتے تھے اس باغیچہ میں چلے جاتے تھے۔ جہاں کہ مسجد واقع ہے اور جہاں پولیس انتظام کے لئے متعین تھی۔ وہاں امام مسجد سبزہ زار میں ان کا استقبال کرتے تھے۔

اس قسم کے موقعوں پر جیسا کہ عام دستور ہے۔ اس جگہ دو بڑے خیمے نصب کئے گئے تھے۔ جن میں چائے پینے کے لئے میزیں لگی ہوئی تھیں۔

ہم نے چمکیلی کنکریٹ کی بنی ہوئی مسجد کے دروازوں کے سبزہ زاروں پر حرکت کی۔ جہاں کئی کیمرا اور کئی فوٹوگراف کی مشینیں استعمال میں لائی گئیں۔ جب کہ امام نے ایک عجیب دلکش سریلے لہجہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی اور چند دعائیہ الفاظ کے ساتھ شیخ عبدالقادر صاحب کو چابی دی۔

کافی انتظار کے بعد جونہی کہ دروازہ کھلا خوشبو کی لپٹیں تمام باغیچہ میں پھیل گئیں۔ اور مسلمانوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔

ابھی تقریر ختم نہ ہونے پائی تھی۔ کہ مؤذن کی پرسوز آواز مناروں سے گونجی جو مسلمانوں کو نماز کی طرف بلا رہے تھے۔ ایک سیاہ شکل جو سفید منارہ سے دوسرے منارہ کی طرف حرکت کر رہی تھی۔ اس کی حی الی الصلوٰۃ حی الی الصلوٰۃ یعنی نماز کی طرف آؤ دائمی نیکی کی طرف ترغیب دینے والی آواز ان عجیب شوروں کو چیرتی ہوئی کانوں میں پڑ رہی تھی۔ جو ان ڈسٹرکٹ ریلوں پر سے پیدا ہوتے ہیں جو باغیچہ کے پاس سے گذرتی ہیں۔

اذان کو سن کر تمام مسلمانوں نے جن میں انگریز مسلمان بھی شامل تھے۔ اس چشمہ سے وضو کیا جو مسجد کے سامنے بنایا گیا ہے۔ منہ، نتھنوں، ہاتھوں، بازوں اور پاؤں کو صاف کیا۔ اور موزے پہنے ہوئے سفید دیواروں والی عمارت میں داخل ہو گئے تاکہ اپنے رب کے حضور سجدہ کریں۔ نماز کی طرف بلانے کی ندا یعنی اذان ہر روز پانچ دفعہ مناروں سے دیجایا کرے گی علی الصباح۔ دوپہر کو۔ عصر کو۔ سورج غروب ہونے کے بعد اور عشاء کو۔

مسجد کی موجودہ حالت میں مؤذن کو مناروں تک پہنچنے کے لئے ایک سیڑھی پر چڑھنا پڑتا ہے۔ موجودہ امام اس سے ذرہ کہتے ہیں کہ ابھی اسے اور بڑھایا جائیگا۔ یہاں تک کہ گنبد جو کہ اس وقت دروازہ کی دیوار کے بازو پر ہے۔ مکمل عمارت کے وسط میں آجائے۔

جبکہ اذان دی جارہی تھی۔ لوگ باہر خاموشی سے بت بنے کھڑے تھے اور مشرق اور مغرب کے طریقوں کے اختلاف کو دیکھکر سب سے زیادہ محو حیرت تھے۔

چمکدار پوشاکیں۔ خوش نما پگڑیاں۔ اور سرخ رومی ٹوپیاں Bond Street اور Savile Road کے کپڑوں اور انگریزی ٹوپیوں سے ملکر ایک ایسا نظارہ پیدا کر رہی تھیں جو یقیناً دیکھنے والے کو تعجب میں ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا تھا

لنڈن کی مسجد باغیچہ میں ایک عجیب زاویہ پر بنائی گئی ہے۔ کیونکہ عمارت کا مکہ کی طرف رخ ضروری تھا۔ اور اسے اس صحیح پوزیشن پر بنانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اس مسجد کا وقوع لنڈن کے ایک علاقہ کے وسیع تنا مذار بازار میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا! ہندوستان کا ایک ٹکڑا وہاں سے اٹھکر یہاں آگیا ہے۔

ڈیلی ٹیلیگراف

اس اخبار نے اپنے ۴ر اکتوبر کے پرچہ میں جو مضمون شائع کیا۔ اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

امیر فیصل وائسرائے مکہ جو سلطان ابن سعود شاہ حجاز کے دوسرے بیٹے ہیں۔ کل لنڈن کی پہلی مسجد کی رسم افتتاح کے وقت موجود نہیں تھے۔ ان کی آمد کے مشتہر شدہ وقت سے آدھ گھنٹہ پہلے تک یہی امید تھی کہ وہ مسجد کا افتتاح کرینگے۔ لیکن بالآخر یہ افتتاح خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب سابق وزیر گورنمنٹ حال نمائندہ ہندوستان برائے لیگ آف نیشنز نے کیا۔

بعض وجوہات کی بناء پر جو لہ ما حال راز میں ہی ہیں۔ امیر فیصل کو ایک لمبے اقرار کے پورا کرنے سے روک دیا گیا۔ جو چند ماہ ہوئے ان کے والد نے ان کی طرف سے کیا تھا۔ ان لوگوں کے نزدیک جن کا مسجد سے تعلق ہے ان کی غیر حاضری کی وجہ وہ عام مسلمان ہیں جو سلسلہ احمدیہ کو جس نے یہ مسجد بنائی ہے کافر سمجھتے ہیں۔ احمدیہ جماعت اپنے خیالات میں کھلم کھلا تبلیغی جدوجہد کی حامی ہے اور وہابی فرقہ ابن سعود جس کے سردار ہیں پیروان اسلام میں سے اپنے خیالات میں زیادہ تنگ دل ہے۔ اس نئی مسجد کے امام کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک ملاقات کے موقع کی اس گفتگو کی جو لنڈن کے ایک اخبار میں شائع ہوئی۔ اس کا مصر میں کچھ اس طرز پر ترجمہ کیا گیا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گویا یہ عمارت بہ نسبت مسجد کے ایک عیسائی گرجے سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ اور اس بناء پر سلطان ابن سعود نے اپنے بیٹے امیر فیصل کو رسم افتتاح میں شامل ہونے سے منع کر دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھکر مسجد کا دروازہ کھولا گیا۔ اور اس کے معاً بعد امام مسجد مولوی عبدالرحیم صاحب درد خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب نے اور مہاراجہ بردوان نے تقریریں کیں۔

امام مسجد نے بیان کیا کہ اس کے پاس سلطان ابن سعود کے سکرٹری خارجیہ کی طرف سے ایک خط آیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ امیر فیصل اس موقعہ پر شریک نہیں ہو سکیں گے۔ اس خط کا مضمون یہ تھا۔

یہ ایک ایسا امر ہے۔ جس کا ہز ہائی نس کو بہت افسوس ہے۔ ہز ہائی نس کی اور میری یہ سچی خواہش ہے کہ اللہ تعالٰے آپ کو ہر طرح کامیاب کرے۔ اس مسجد کو ہر قسم کی رونق اور برکت سے مشرف فرمائے۔

امام مسجد نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میری یہ ہرگز نیت نہیں ہے کہ کسی پر حرف لانے والا کوئی کلمہ کہوں۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے سلطان ابن سعود کو تار دیا تھا۔ کہ چونکہ وہ اس وقت محافظ حرمین شریفین ہیں۔ اس لئے ان کا مسجد لنڈن کے افتتاح کے لئے اپنے کسی نمائندہ کو بھیجنا موزوں ہوگا۔ اس تار کے جواب میں ۳۰ر اگست کو مجھے سلطان ابن سعود کا تار ملا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ وہ میری اس دعوت کو قبول کرتے ہیں اور یہ کہ ان کا بیٹا امیر فیصل اس غرض کے لئے تشریف لائیں گے۔ ہم نے امیر صاحب کا پیڈنگٹن سٹیشن پر استقبال کیا۔ اور مجھے اس امر کا یقین دلایا گیا۔ کہ ۳ر اکتوبر رسم افتتاح کے لئے مناسب تاریخ ہوگی۔ جب تمام تیاری مکمل ہوگئی۔ تو یکم اکتوبر کو پولیس سے یہ معلوم کر کے کہ امیر فیصل افتتاح میں شامل نہیں ہونگے۔ مجھے سخت تعجب ہوا۔ میں اس خبر کی آفیشل تائید یا تردید کا منتظر رہا کیونکہ مجھے قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہو چکا تھا۔ کہ سلطان ابن سعود نے ہمارے سلسلہ کے مرکز قادیان میں بھی اس امر کی اطلاع دی تھی۔ کہ ان کا بیٹا اس موقع پر شرکت کرے گا۔ اس کے بعد سلطان کا سیکرٹری خارجیہ اس غرض کے لئے مسجد میں آیا۔ کہ وہ تمام کیفیت مجھ سے بیان کرے اور اس نے کہا۔ کہ گو امیر کو ہر طرح اطمینان ہے کہ رسم افتتاح میں شرکت کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم باوجود اس کے کہ ان کی اپنی خواہش شریک ہونے کی ہے حالات کچھ اس قسم کے ہیں کہ وہ آ نہیں سکتے۔ امام مسجد نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ ان کو قطعاً کوئی علم نہیں کہ امیر کے شریک نہ ہونے کی وجوہ کیا ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ شاید خود امیر کو بھی ان وجوہ کا علم نہیں۔ یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود کو یہ بتلایا گیا ہے کہ درحقیقت یہ مسجد نہیں ہے۔

بعد ازاں مسٹر مالک نے جو مسجد کے سیکرٹری ہیں ڈیلی ٹیلیگراف کے ایک نمائندے سے بیان کیا۔ کہ ہندوستان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سلطان ابن سعود کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں وہ آرتھوڈوکس مسلمان ہیں اور بحیثیت جماعت ہمارے اور ان کے درمیان اختلاف ہے۔ [illegible] ہے۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالٰے نے ہر قوم میں نبی بھیجے ہیں۔ اس لئے ہم پیروان دیگر مذاہب کو اپنا دوست اور بھائی سمجھتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ مذہبی امور میں جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ ان امور میں ان لوگوں کے اعتقادات مختلف ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ سلطان ابن سعود بھی انہیں کے ہم خیال ہیں۔ جونہی کہ ہندوستان کے ایسے لوگوں کو یہ پتہ لگا امیر فیصل لنڈن کی مسجد احمدیہ کا افتتاح کرینگے تو انہوں نے اس کے خلاف احتجاجی تاریں سلطان کی خدمت میں روانہ کیں۔

دوسری ممکن وجہ انہوں نے بیان کیا کہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ایک اخبار کے نمائندے کے ساتھ ملاقات کے وقت جو گفتگو ہوئی تھی اور جو لنڈن کے ایک اخبار میں شائع ہو گئی تھی۔ اس کا غلط ترجمہ کر لیا گیا۔ گفتگو میں امام مسجد نے کہا تھا۔ کہ ہم دیگر مذاہب کے پیروان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایک مصری اخبار نے اس کا یہ مطلب سمجھ لیا۔ کہ گویا یہ کوئی مسجد نہیں بلکہ عیسائی گرجا کی قسم کی کوئی عمارت ہے اور اس کا نتیجہ سلطان سعود کے امتناعی حکم کی صورت میں ظاہر ہوا۔

مارننگ پوسٹ

۴ر اکتوبر لکھتا ہے:- کل لنڈن میں سب سے پہلی مرتبہ نماز کیلئے مسلمانوں کی پہلی اذان سننے میں آئی۔ یہ آواز سلسلہ احمدیہ کی اس مسجد کے میناروں سے آئی جو ساؤتھ فیلڈز متصل ویمبلڈن میں بنائی گئی ہے اور جس کا کل افتتاح ہوا ہے۔ ایک بہت بڑا ہجوم اس رسم کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گیا تھا اور مسجد کا احاطہ نہ صرف مسلمانوں سے بلکہ بہت سے معزز انگریزوں اور پیروان دیگر مذاہب سے بھرا ہوا تھا۔

امیر فیصل وائسرائے مکہ مسجد کا افتتاح کرنے کے لئے نہیں آئے۔ یہ بات اس امر کے ساتھ ملکر بہت تعجب خیز ہو جاتی ہے۔ کہ شہزادہ فیصل اتنی دور سے صرف اس موقع پر شرکت کے لئے ہی آئے تھے۔

امام مسجد ڈاکٹر عبدالرحیم درد نے اپنی تقریر کے دوران میں حجاز گورنمنٹ کے سیکرٹری خارجیہ کی ایک چٹھی پڑھکر سنائی جس میں بیان تھا۔ کہ شہزادہ فیصل رسم افتتاح میں شریک نہیں ہو سکینگے ان کو بہت افسوس ہے۔ ڈاکٹر درد نے بیان کیا۔ کہ وہ خود اور امیر فیصل اور درحقیقت ہر شخص اس سے بے خبر ہے کہ اس کی وجہ کیا ہوئی ہے۔

امام مسجد نے بیان کیا کہ ممکن ہے کوئی خفیہ کارروائی جو اسلام کی تعلیم اور عرب کی روایات کے بالکل خلاف ہو اس کا باعث ہو۔ انہوں نے کہا کہ بعد میں ممکن ہے ان وجوہ کا پتہ لگ جائے۔ اور یہ کہ شاہ حجاز کو بہت غلط خبریں اس بارہ میں دی گئی ہیں۔ امیر فیصل کی بجائے خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب (سابق وزیر گورنمنٹ پنجاب جو اس وفد کے ممبر ہیں جو ہندوستان سے لیگ آف نیشنز میں شمولیت کے لئے آیا ہے) نے مسجد کا افتتاح کیا۔ جس کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ سلسلہ احمدیہ اسلام کے پرانے فرقوں میں پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اور کہا کہ ممکن ہے۔ کہ ان کی کوششیں امیر کو شمولیت سے منع کرنے کی موجب ہوئی ہوں۔

مہاراجہ بردوان بھی جو ہندوستان سے امپیریل کانفرنس میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اس رسم میں شامل ہوئے اور انہوں نے کہا کہ گو میں مسلمان نہیں ہوں تاہم میں نے سمجھا کہ یہ میرا فرض ہے کہ میں اس افتتاح میں شرکت کروں۔

افتتاح کے بعد مبارکباد کے پیام جو دنیا کے مختلف علاقوں سے اور بہت سے مشہور و معروف غیر مسلم اشخاص کی طرف سے آئے تھے پڑھ کر سنائے گئے۔ اس موقع پر کئی سفارت خانوں کے نمائندے اور بہت سے عیسائی پادری اور سر ہیری برٹن ایم۔ پی سر مائیکل اڈوائر اور مسٹر پی۔ جے ہینن۔ ایم۔ پی اور میئر آف واندزورتھ بھی موجود تھے۔

ڈیلی گرافک

(۴ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

امیر فیصل کے مسجد لنڈن واقع ساؤتھ فیلڈ کا جو کہ لنڈن میں اسلام کا پہلا گھر ہے افتتاح نہ کرنے کی وجہ ابھی تک راز ہی میں ہے امام مسجد نے اس امر کا اقرار کیا کہ اس کو قطعاً اس بات کا علم نہیں۔ کہ ابن سعود شاہ حجاز نے کیوں اپنے بیٹے کو اس رسم میں شرکت سے منع کر دیا۔ لیکن اس کا خیال ہے کہ کوئی غلط فہمی اس کی موجب ہوئی ہے۔ رپورٹ کے بیان کے مطابق یہ دقت اس لئے پیدا ہوئی کہ مصر میں ایک بیان کا جو کہ امام مسجد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے غلط ترجمہ کر دیا گیا۔ وہ بیان یہ تھا کہ عیسائی بھی اس مسجد میں اپنی عبادت کر سکتے ہیں۔ اور اسی کی بناء پر سلطان ابن سعود کو امام جماعت احمدیہ قادیان کو ایک تار دینا پڑا۔ یہ افتتاح ایک شاندار رسم کے ساتھ کیا گیا۔ اور اس موقعہ پر سب سے پہلی اذان لنڈن میں سنی گئی۔

سر ہیری برٹن ایم۔ پی۔ مسٹر پی۔ جے ہینن ایم۔ پی۔ لارڈ ہیڈفیلڈ سر مائیکل اوڈائر سابق گورنر پنجاب اور میئر آف واندزورتھ بھی حاضرین میں موجود تھے۔

ویسٹ منسٹر گزٹ

(۴ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

لنڈن کی سب سے پہلی مسجد کی رسم افتتاح سے جو کہ میلروز روڈ ساؤتھ فیلڈز۔ ایس۔ ڈبلیو میں احمدیہ جماعت کی طرف سے قائم ہوئی ہے امیر فیصل کی غیر حاضری نے متعلقہ لوگوں میں حیرت کے جذبات پیدا کر دیئے۔

مسلمانوں کے لئے یہ ایک اہم موقع تھا۔ اور کچھ عرصہ ہوا کہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ امیر فیصل اپنے باپ سلطان ابن سعود بادشاہ حجاز و نجد کی طرف سے نمائندہ ہو کر مسجد کا افتتاح کرینگے۔

دو دن گذرے کہ امام مسجد جناب اے آر درد کے امیر کو پلائی متھ میں ملنے کے بعد یہ افواہیں مشہور ہوئیں تھیں۔ کہ امیر فیصل افتتاح کی رسم ادا نہ کرینگے۔

سرکاری طور پر مسجد کے ذمہ دار اصحاب کو اس قسم کی کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تھی۔ کل اڑھائی بجے یعنی رسم افتتاح سے صرف آدھ گھنٹہ پہلے جب کہ تمام لنڈن بھر کے مسلمان اور معزز انگریز مہمان جمع ہو چکے تھے۔ امام مسجد کو امیر کے فارن سکرٹری کی طرف اس مضمون کا تار ملا۔ کہ امیر فیصل رسم افتتاح میں شامل نہیں ہو سکتے۔

اس بات کی کوئی وجہ بیان نہ کی گئی تھی۔ کہ شہزادہ نے اس ارادہ کو کیوں ترک کر دیا۔ جس کے لئے اس نے لنڈن کا سفر اختیار کیا تھا۔

امیر کی غیر حاضری میں مسجد کا افتتاح خان بہادر شیخ عبد القادر سابق وزیر پنجاب و نمائندہ لیگ آف نیشنز نے کیا۔

مسٹر غلام فرید ملک سکرٹری مسجد نے ویسٹ منسٹر گزٹ کے نمائندے سے بیان کیا کہ:۔ "امیر فیصل کی غیر حاضری نے قدرتی طور پر طبیعتوں میں ایک ملال پیدا کر دیا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ امیر نے سلطان کے حکم سے ہی افتتاح کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک یہ بھی وجہ ہے کہ ابن سعود کے بعض دوست جو کہ اپنے آپ کو پکا مسلمان خیال کرتے ہیں اور جو احمدیہ جماعت کے بوجہ انکے مذہبی رواداری کے حامی ہونے کے مخالف ہیں، شائد ان میں سے بعض بارسوخ اشخاص نے سلطان کو اس بات پر آمادہ کیا ہو۔ کہ وہ اپنے لڑکے کو تار دیکر ہماری مسجد کی رسم افتتاح میں شامل ہونے سے روک دے"

مسجد سیمنٹ کی ہوئی ایک چھوٹی سی سفید عمارت ہے۔ جو کہ ایک بڑے باغ کے ساتھ جنوب مشرق کی طرف مکہ کا رخ کئے ہوئے کھڑی ہے۔ اس کا ایک گنبد اور چار چھوٹے منارے ہیں۔ اندرونی حصہ بالکل سادہ ہے۔ اور فرش پر نیلے رنگ کا فرش کیا گیا ہے۔ جو کہ جائے نماز کا کام دیتا ہے۔

ساڑھے تین بجے امام نے قرآن مجید کی تلاوت کے بعد چاندی کی چابی شیخ عبد القادر کو پیش کی جنہوں نے کہ دروازہ کھول کر مسجد کا افتتاح کیا۔ سب سے زیادہ اچھا اور دیکھنے کے قابل وہ موقع تھا۔ جب مؤذن نے منارے پر چڑھ کر اذان دی۔ اذان دن میں پانچ دفعہ دی جاتی ہے۔ جس کا مطلب ہے خدا بہت بڑا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ کہ خدا ایک ہے وہی عبادت کے لائق ہے۔ صبح کی نماز میں یہ زائد کیا جاتا ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے۔

لیورپول پوسٹ

۴ر اکتوبر ۱۹۲۶ء - اہل مشرق و اہل مغرب شاذ و نادر ہی ایسی عجیب اور دلکش نشست میں ملے ہوں جس طرح کہ آج دیکھے گئے جب کہ لنڈن کی لمبی سرگذشت میں پہلی دفعہ ایک مسلمان مؤذن نے سوتھ فیلڈ کی مسجد کے چمکدار مناروں سے اذان دی

موقع کی شان ایک دلچسپ ڈراما کی صورت میں اس طرح بڑھ گئی کہ آخری لمحہ تک امام مسجد امید کرتا رہا کہ شاہ حجاز کا بیٹا امیر فیصل مکہ کا وائسرائے ان کی مسجد کی افتتاحی رسم ادا کرینگے ٹھیک رسم کے شروع ہونے سے کچھ پیشتر مقدس اے آر۔ درد امام مسجد کو ایک پیغام شاہ حجاز کے سکرٹری خارجیہ کی طرف سے بدیں الفاظ موصول ہوا۔ کہ میں نہایت ہی پشیمانی سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ہز ہائی نس امیر فیصل ابن عبد العزیز السادل حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ اس معاملہ نے ہز ہائی نس کیلئے بہت ہی پشیمانی کا موقع پیدا کر دیا ہے۔ اور ہز ہائی نس اور میں دونوں شاندار مسجد کے لئے تمام کامیابی ترقی اور برکات کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہم خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ آپ کے کام میں کامیابی عطا فرمائے۔ عربی شاہزادہ کی غیر حاضری میں خان بہادر آنریبل شیخ عبد القادر گورنمنٹ پنجاب کے سابق وزیر جو اب انڈین ڈیلیگیشن ٹو دی لیگ آف نیشنز کے ممبر ہیں نے لنڈن کی پہلی مسجد کا افتتاح کیا۔ یہ بالترتیب رسم اس قسم کے کرہ میں تجویہ لنڈن کے لئے ہمیشہ کے لئے موجب استعجاب تھی۔

مہمان جونہی کہ وہ اندر پہنچتے ان کو ایک پھلدار باغ میں سے گذرنا پڑتا۔ جہاں پولیس متعین تھی۔ اسی جگہ مسجد تھی۔ اور گھاس والے میدان میں امام ان کا استقبال کرتے۔ یہاں موجودہ طرز معاشرت کے مطابق دو خیمے نصب تھے۔ جن میں چاء کی میزیں لگی ہوئیں تھیں، ہم گھاس والے میدان سے چمکدار پختہ مسجد کے دروازوں کی طرف چلے۔ جہاں فوٹو گراف لائی گئی۔ جس کو امام نے شروع کیا اور اس سے ایک عجیب خوشگوار گیت کی سی آواز جو قرآن سے پڑھی گئی تھی اور چند دعائیہ الفاظ کے ساتھ کنجی شیخ عبد القادر صاحب کو دی گئی جونہی دروازے کھلے مہک پھیل گئی اور مسلمانوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔

تقریروں کے ختم ہونے سے پیشتر مناروں کے درمیان سے ایک مؤذن کی پر درد آواز مسلمانوں کو نماز کی طرف بلانے کے لئے آئی۔ ایک سیاہ صورت منارہ کے اس طرف سے اس طرف ہلتی تھی اور اس کی نصیحت یہ تھی۔ کہ نماز کی طرف آؤ۔ جو اس شور میں سے گذرتی جا رہی تھی جو ضلع کی ریلوے ٹرینز سے جو باغ کے پاس سے گذرنے کی وجہ سے پیدا ہو رہا تھا۔

مسلمانوں نے بشمولیت نومسلم انگریزوں کے اپنے آپ کو مسجد کے سامنے والے فوارے سے منہ۔ ناک۔ ہاتھ بازو اور پاؤں دھو کر پاک و صاف کیا اور اپنے آپ کو سربسجود کرنے کے لئے سفید دیواروں والے گھر میں چلے گئے۔ نماز کے لئے اذان ہر روز میناروں سے صبح سویرے۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء کے پانچ اوقات میں دی جاتی ہے۔ ایک متعجب گروہ اثنائے رسم میں باہر کھڑا تھا کہ خاموشی میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ جب کہ اذان کی آواز آئی اور اہل مشرق اور اہل مغرب کے دستوروں میں نمایاں فرق دیکھکر) بے حد پریشان ہوئے۔ چمکدار پوستینیں خاکی پگڑیاں اور گلناری ٹوپیوں کے ساتھ (نمازیوں کا نماز پڑھنا) درحقیقت دیکھنے والوں کے لئے) ایک تعجب خیز معاملہ تھا۔ لنڈن کی مسجد باغ میں ایک عجیب زاویہ کی صورت میں بنائی گئی ہیں۔ کیونکہ عمارت کا رخ مکہ کی طرف ہونا ضروری ہے اور اس سوال کا ٹھیک مشرقی نقطہ نگاہ کے مطابق حل کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔

امیر فیصل کی غیر حاضری کے اسباب خواہ پولیٹیکل ہوں یا مذہبی مشرقی بھید میں ملفوف ہیں۔ شاہزادہ خوب سمجھتا ہے کہ اسے مشرق سے یہ تمام راستہ مسجد کی افتتاحی رسم کے ادا کرنیکے لئے طے کرنا پڑا ہے۔ لیکن آخری لمحہ میں اسے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ جن سے وہ شامل ہونے سے روک دیا گیا۔ ڈاکٹر اے۔ آر۔ درد امام نے ایک ایڈریس پڑھتے ہوئے تبلایا کہ سکرٹری خارجیہ کو خود یقین تھا کہ شاہزادہ کو مسجد کی افتتاحی رسم ادا کرنے سے کوئی نقصان نہیں۔ اور ایک ضروری تار مکہ بھیجا جا چکا ہے۔ جس میں تقریب سے علیحدگی کے متعلق دریافت کیا گیا ہے۔ مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ ڈاکٹر درد نے سینچر کی گذشتہ شب کو سکرٹری خارجیہ سے بات کرنیکی کوشش کی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ ڈاکٹر درد نے کہا۔ کہ میں اور امیر دونو اور ہر ایک شخص بالکل بے خبر ہے کہ اس پریشانی کی جو امیر کے روکا جانے سے پیدا ہوئی ہے) اصل وجہ کیا ہے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سلطان کو کسی نے کہا ہے۔ کہ یہ مسجد درحقیقت مسلم مسجد نہیں بلکہ یہ ایک کھلی غیر معقول چیز ہے۔ میرا خیال ہے کہ بعض اور اسباب بھی اس کی تہ کے نیچے ہونگے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ بعض سخت غلط اطلاعیں سلطان کو دی گئی ہیں۔ جن کا ذمہ وار میں کسی کو ٹھہرانا پسند نہیں کرتا۔

شیفیلڈ ٹیلیگراف

۱۷ر اکتوبر ۱۹۲۶ء:۔ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اتوار کے روز بعد از دوپہر نماز کیلئے اسلامی اذان لنڈن میں مسجد کے میناروں سے سنی گئی یہ مسجد سوتھ فیلڈ میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس کی عمارت آہنی چوکھٹے میں کنکریٹ کی دیواروں کے ساتھ بنائی گئی ہے۔ اس میں برطانیہ کی آب و ہوا کے مطابق کھڑکیاں بھی رکھی گئی ہیں۔ پہلے یہ اعلان ہوا تھا کہ مکہ کا وائسرائے امیر فیصل جو کہ شاہ حجاز کا بیٹا ہے اس مسجد کی رسم افتتاح عمل میں لائیگا۔ لیکن آخیر وقت پر یہ ظاہر ہوا کہ اسے مکہ سے رسم افتتاح ادا کرنے سے روک دیا گیا۔ ہاں رسم افتتاح کے وقت مسلمانوں اور لیگ کے نمائندے حاضر تھے۔

حصہ وصیت میں اضافہ

ذیل میں اُن مخلصین جماعت کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حصہ وصیت میں اضافہ کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے :-

(۱) خان صاحب منشی فرزند علی صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی خان صاحب نے اپنی وصیت ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء ۱/۱۰ حصہ جائداد کی کی تھی جس میں اب یہ اضافہ فرمایا ہے۔ کہ گو میری جائداد مکان رہائشی اور کچھ اراضی زرعی ہے۔ جس کی قیمت آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ مگر میرا گذارہ صرف جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے۔ جو کہ للعالمین ۸۳ روپیہ ماہوار مجھے ملتے ہیں۔ پس میں ستمبر ۱۹۲۶ء سے اپنی آمد ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ صدر انجمن قادیان اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی ۞

(۲) بابو محمد شریف صاحب کلرک آرسنل راولپنڈی کی وصیت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء سے حصہ جائداد کی تھی۔ مگر اب انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میرا گذارہ صرف جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ۔/۵۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔ پس میں ستمبر ۱۹۲۶ء سے اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی ۞

(۳) ڈاکٹر محمد الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن شب قدر ضلع پشاور سے لکھتے ہیں :- "میں نے ۹ اگست ۱۹۱۴ء کو وصیت حصہ جائداد یعنی مکان واقعہ ظفروال (سیالکوٹ) کی کی تھی مگر میرا گذارہ جائداد کی آمدنی پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار تنخواہ اور پریکٹس کی آمدنی پر ہے۔ اس لئے میرے خیال میں وصیت کی تجدید ہونی چاہیئے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ماہوار تنخواہ سے حصہ وصیت مقرر کر کے ماہ بماہ ادا کیا کروں۔" چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں فارم وصیت ارسال کر دیا گیا ہے کہ وہ جدید وصیت نامہ لکھ کر ارسال فرمائیں۔

(۴) شیخ نواب الدین صاحب کلرک راولپنڈی جن کی وصیت ۱/۹ حصہ آمد کی تھی۔ وہ اب لکھتے ہیں کہ ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء سے ۱/۸ حصہ آمد کا ادا کر رہا ہوں ۞

(۵) مولوی عبد الصمد صاحب مبلغ پٹیالوی حال مہاجر قادیان لکھتے ہیں۔ میری وصیت حصہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی تھی۔ مگر اب بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرا ایدپیہ سٹور احمدیہ واقعہ قادیان میں موجود ہے۔ میری موجودہ جائداد کے ۱/۸ حصہ کا روپیہ سٹور احمدیہ سے فوراً وصول کر لیا جائے ۞

(۶) چودہری محمد اکرم خان صاحب نمبردار چک جیوڑ ضلع لائل پور سے اپنی جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بھیجی ہے ۞

(۷) مسماۃ رانی زوجہ چودہری خدابخش صاحب ساکن غوث گڈھ ریاست پٹیالہ نے اپنی جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بھیجی ہے۔

(۸) شیخ محمد عبد اللہ صاحب کلانوری ہکول ماسٹر کنزیلہ ضلع راولپنڈی نے اپنی جائداد اور اپنی آمد ہر دو کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بھیجی ہے ۞

(۹) مسماۃ امیر نساء والدہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب کلانوری نے اپنی جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بھیجی ہے۔

(۱۰) چودہری برکت علی صاحب اور چودہری فتح محمد صاحب منھیانہ ضلع ہوشیارپور سے لکھتے ہیں کہ ہم نے وصیت کے متعلق تقریر سالانہ جلسہ پر سُنی۔ تب ہم کو معلوم ہوا کہ وصیت کرنا ضروری ہے۔ لہذا ہم اپنی جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بھیجتے ہیں (وصیتیں پہنچ گئیں)

(۱۱) چودہری الہ دین صاحب مانگا ضلع سیالکوٹ نے اپنی جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بھیجی ہے۔

(۱۲) مسماۃ زینب صاحبہ زوجہ ڈاکٹر غلام علی صاحب چک جھوڑ ضلع لائل پور نے اپنی جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بھیجی ہے۔

(۱۳) مسماۃ اللہ بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ نے اپنی جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بھیجی ہے۔

(۱۴) مسماۃ کریم بی بی صاحبہ زوجہ میاں مہر الدین صاحب دفتر الفضل قادیان نے اپنی جائداد زیورات کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بھیجی اور ساتھ ہی اپنا تمام زیور جو سنہری اور نقرئی تھا۔ اُتار کر اپنے خاوند کے ذریعہ دفتر مقبرہ بہشتی میں بھجوا دیا۔ اور کہلا بھیجا کہ اس کا ۱/۳ حصہ اسی وقت لے لیا جائے۔

(۱۵) شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ٹھیکیدار بھٹہ صدر بازار چھاؤنی ملتان نے اپنے حصہ وصیت کو بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۹ حصہ کر دیا ہے۔ نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو محسوس کر کے مبلغ ایک سو روپیہ داخل کر دیا ہے۔ نیز اپنی جائداد کے ایک حصہ کو فروخت کر کے ۲ ر ۳ ماہ کے اندر اندر الصما روپے کے قریب بمد وصیت اشاعت اسلام کی غرض داخل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ اپنی جائداد کا حصہ موعودہ ۱/۹ اپنی زندگی میں ہی دیں ۞

(۱۶) مکرمی جناب سیٹھ محمد علی صاحب مالک کارخانہ پھول ہار کہ حیدر آباد دکن کہ جن کی وصیت کا نمبر ۶۹۴ ہے لکھتے ہیں کہ میں اپنی وصیت بجائے ۱/۹ حصہ کے ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۞

(۱۷) چودہری بوٹے خان صاحب راجپوت تھانہ ضلع ہوشیارپور نے ۱/۳ حصہ جائداد کی وصیت بھیجی ہے۔

(۱۸) فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مولوی محمد الدین صاحب قریشی جھوڑ ۱۱۷ نے ۱/۵ حصہ جائداد کی وصیت بھیجی ہے۔

مقبرہ بہشتی کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیۃ میں مقبرہ بہشتی کی غرض تحریر فرماتے ہیں :-

"واضح ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ انکو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ۞

محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

گیارہ نومبر کے گیارہ بجے

۱۱ نومبر ۱۹۲۶ء کو ۱۱ بجکر کچھ منٹ پر ناظر اعلیٰ صاحب کے دفتر میں حسب اعلان گھنٹی بجی۔ اور قادیان کے دفاتر احمدیہ بازار اور مدارس میں دو منٹ کے لئے تمام کاروبار چھوڑ کر سکوت کیا گیا۔ اس وقفہ کے بعد پھر ایک گھنٹی بجی۔ اور تمام کاروبار بدستور شروع ہو گئے۔ اور طلباء کے مدرسہ احمدیہ مسجد اقصیٰ میں چلے گئے جہاں جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے ایک دلچسپ لیکچر دیا۔ آپ نے فرمایا :-

دنیا میں جس قدر تغیرات ہو رہے ہیں۔ یہ سب اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے ہیں۔ ہوائیں چلتی ہیں تو ہمارے لئے۔ بارش ہوتی ہے۔ تو ہمارے لئے۔ جنگیں ہوتی ہیں تو ہمارے فائدہ کے لئے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند پیشگوئیاں بیان کیں۔ زار روس اور جنگ عظیم کی پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ جنگ عظیم خدا کی تقدیر کے ماتحت ہندوستان اور اسلام کے لئے بہت مفید ہوئی۔ بہت سارے فوائد اس سے ہندوستان اور اسلام کو پہنچے۔ چنانچہ ہندوستان اور ایشیا کو پہلا فائدہ

اس جنگ سے یہ ہوا۔ کہ جنگ سے قبل اقوام یورپ کا یہ خیال تھا۔ کہ ہم دنیا کے تمام لوگوں سے ہر لحاظ سے اعلیٰ اور بہتر ہیں۔ اور سفید رنگ کے لوگ دیگر تمام اقوام پر طبعی طور پر فوقیت رکھتے ہیں۔ نیز وہ سمجھتے تھے۔ کہ ایشیائی لوگ خواہ کتنی ہی ترقی کر جائیں۔ تو بھی قطعی ناممکن ہے کہ وہ یورپ کے لوگوں کے برابر ہو سکیں۔ اور یہ خیال ان کا مذہبی رنگ پکڑ گیا تھا۔ ڈارون کی تھیوری کے ماتحت وہ کہتے تھے۔ کہ اعلیٰ ادنےٰ کو تباہ کر سکتا ہے۔ اور یہ کوئی ظلم نہیں۔ چنانچہ اسی خیال کے مطابق وہ تمام گندمی رنگ۔ زرد رنگ اور سیاہ رنگ کے لوگوں سے ظالمانہ برتاؤ کرتے تھے۔ اور افریقہ میں وہاں کے اصلی باشندوں کو تباہ و برباد کر کے ان کی جگہ یورپ کے لوگوں کو بساتے تھے جب ان سے کہا جاتا۔ کہ یہ ظلم ہے۔ تو وہ اس کا جواب دیتے کیا خار دار جھاڑیوں کو کاٹنا۔ کانٹے دار درختوں کا اکھاڑنا اور ان کی جگہ گلاب اور چنبیلی لگانا ظلم ہے؟ دیکھو ہم نے جنگلی اور وحشی حبشیوں کو مار کر جرمنوں کو آباد کیا ہے۔ جو نہایت مہذب اور متمدن اور ذی علم لوگ ہیں۔ کیا یہ برا کام ہے؟ لیکن اس جنگ عظیم کے بعد ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ اور ان کو سمجھ آ گئی ہے کہ ہم تہذیب اور انسانیت کے لحاظ سے دنیا کی دوسری اقوام سے بہتر نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس جنگ میں اخلاق و تہذیب سے گرے ہوئے اور ننگ انسانیت افعال کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھا اور محسوس کیا۔ اور ایسے تہذیب سوز کرتوت کئے جن کو وحشی سے وحشی قوم بھی برا سمجھتی ہے۔ مثلاً جرمن قوم کا ہزاروں بے گناہ عورتوں۔ مردوں اور معصوم بچوں کو اوپر سے گولے پھینک کر ہلاک کر دینا۔ جنگ یورپ کے دنوں میں میں لنڈن میں تھا۔ یہ شہر ۷۰ میل چوڑا اور ۱۰۰ میل لمبا ہے رات کے وقت جرمن کے ہوائی جہاز لنڈن کے کبھی کسی محلہ پر اور کبھی کسی محلہ پر آ کر گولے برساتے۔ اور سینکڑوں بے گناہ عورت مرد۔ بچوں اور بوڑھوں کو جبکہ وہ سو رہے ہوتے تھے۔ ہلاک کر دیتے۔ اسی طرح انگریزی تارپیڈو جرمنی جہاز جن میں ہزاروں عورتیں۔ مرد اور بچے ہوتے تھے۔ نیچے سے آ کر سوراخ کر کے غرق کر دیتا تھا۔ اس بات کا تمام دنیا میں ایک شور پڑ گیا تھا اسی طرح جرمن نے بیسیوں لائبریریوں کو جن میں ہزاروں کی نایاب اور قیمتی کتابیں تھیں۔ تباہ و برباد کر دیا۔ اور ہزاروں گرجوں پر گولے برسائے۔ اور مسمار کر دیا۔ ہم پر آج تک غیر معتبر روایات کی بناء پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتب خانہ اسکندریہ جلوا دیا۔ لیکن یہ سفید رنگ کے لوگ جو تہذیب کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں۔ اپنے آپ کو نہیں دیکھتے کہ خود کس قدر کتب خانوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ کیسے کیسے ننگ انسانیت کام کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مہذب کہتے ہیں۔ چنانچہ ان باتوں کو ان کے عقلمندوں نے محسوس کیا۔ اور اب جنگ کے ان واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے یورپ کے لوگ اپنے اوپر پہلے جیسا اعتماد نہیں رکھتے۔ اور ان کو ہوش آ گیا ہے کہ یورپ کے لوگ دوسرے لوگوں سے اخلاق کے لحاظ سے کسی طرح اچھے نہیں۔ تو جنگ سے ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ یورپ کے لوگ پہلے کی طرح دوسری اقوام کو ذلیل اور حقیر نہیں سمجھتے۔ جتنا کہ پہلے سمجھتے تھے۔ تو جنگ خدا کی طرف سے ان کے لئے ایک تنبیہ تھی۔ کہ وہ اپنے آپ کو رب سے بڑا نہ سمجھیں۔ اور سب کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کریں۔

جنگ سے پہلے پوربیئے اور بہار و بنگال کی نیچ قوموں کے دیہاتی اور مزدور اور قلی ہو کر اکثر غیر ممالک میں جاتے تھے۔ جو سیاہ رنگ۔ پست قد۔ غریب اور کم ہمت طبقہ کے لوگ ہیں۔ یورپ کے لوگ ان کو دیکھ کر یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہندوستان کے سارے ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ لیکن جنگ کے دنوں میں جب قد آور لمبے ہندوستانی نوجوان۔ پنجاب وغیرہ علاقہ جات سے فوج میں بھرتی ہو کر ان ممالک میں گئے۔ اور کارہائے نمایاں کئے۔ اور داد مردانگی دی۔ تو انگریزوں نے اور یورپ کے دوسرے لوگوں نے دیکھا۔ کہ ہندوستان کے لوگ قد و قامت اور شکل میں ان سے کم نہیں۔ اس لئے اب ہندوستانیوں کو پہلے کی طرح ذلیل نہیں سمجھا جاتا۔ ورنہ جنگ سے پہلے ہندوستانیوں کا نام ہی انہوں نے میٹ اور قلی رکھا ہوا تھا۔ اور ہندوستانی اور قلی مترادف سمجھے جاتے تھے۔ لیکن اب یہ بات نہیں ۞

پس ہندوستان کو اس جنگ سے ایک فائدہ یہ ہوا۔ کہ اب ہندوستانیوں کو غیر ممالک میں بالخصوص یورپ میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور احمدی جماعت کو یہ فائدہ ہوا کہ احمدی مبلغ جب غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ تو وہاں کے لوگ ان کو ہندوستانی خیال کر کے حقیر و ذلیل نہیں سمجھتے۔ بلکہ عزت سے پیش آتے ہیں۔

اسلام کو اس جنگ سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ عیسائیت کے دو بازوؤں میں سے ایک بازو ٹوٹ گیا ہے۔ زار روس جو تمام دنیا میں اکیلا خود مختار بادشاہ تھا۔ ہلاک و تباہ ہو گیا۔ روس میں مسلمانوں پر بہت ظلم کیا جاتا۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے یہ حکم تھا کہ کوئی عیسائی مسلمان نہ ہو۔ مسلمان اپنے بچوں کو عیسائی پادریوں کے سپرد کریں۔ اور وہ ان کو تعلیم دیں۔ مسلمانوں کو تبلیغ کرنے کی اور عیسائیوں کو مسلمان بنانے کی قطعاً اجازت نہ تھی برخلاف اس کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے حکومت پادریوں کی امداد کرتی تھی ۞

سو اس جنگ سے یہ فائدہ ہوا۔ کہ زار روس تباہ ہو گیا۔ اور عیسائی حکومت برباد ہو گئی۔ اب اس کی جگہ ایسی حکومت قائم ہوئی ہے۔ جو نہ عیسائی ہے نہ مسلمان۔ بلکہ دہریہ ہے۔ جس طرح وہ اسلام کو برا سمجھتی ہے۔ اسی طرح عیسائیت کو۔ اور جس طرح وہ اسلام کی دشمن ہے۔ اسی طرح عیسائیت کی۔ ان لوگوں کو بالشویک کہا جاتا ہے۔ اس بالشویک حکومت نے ملک کے سارے گرجوں کو مسمار کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ گرجوں کی گھنٹیوں کو بھی توڑ کر اوزار اور اسلحہ بنا لئے ہیں۔ گرجوں کی جس قدر دولت تھی۔ سب ضبط کر لی ہے اور تمام پادریوں کے جو دن رات عیسائیت کی تبلیغ کرتے رہتے تھے وظائف بند کر دئے ہیں۔ سو اس جنگ سے اسلام اور احمدیت کو یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ عیسائیت کا ایک زبردست بازو ٹوٹ گیا ہے۔ بالشویک لوگوں کا اب مذہب کی طرف میلان ہو رہا ہے۔ ان کے بعض لوگ تحقیق کر رہے ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ وہ اسلام کی طرف آئینگے کیونکہ دہریہ ہونے کے بعد وہ تین خداؤں کو تو ہرگز نہیں مان سکتے اگر مانیں گے۔ تو اسلام کے خدا کو۔ جو واحد لاشریک لہٗ زندہ خدا ہے ۞

اس کے بعد دعا کی گئی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

حافظ سلیم احمد۔ اٹاوی۔ مدرسہ احمدیہ۔ قادیان ۞

منٹگمری میں اہلحدیثوں کا جلسہ

۴۔۵۔۶ نومبر کو غیر احمدیوں کا منٹگمری میں جلسہ تھا۔ ۴ نومبر کو پہلے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خاتم النبیین پر وعظ کیا۔ وعظ میں آپ نے اس بات پر بہت زور دیا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے ثابت ہوتا ہے کہ سیاسی ضرورتیں پوری کرنے کا کافی سے زیادہ مصالحہ قرآن شریف میں مسلمانوں کے پاس ہے۔ اس لئے ضرورت نہیں کہ آئندہ کوئی نبی آئے۔ اور اس موقعہ پر آپ نے عام دعوت دی کہ اگر کوئی ضرورت باقی محسوس کرتا ہے تو اجازت ہے کہ بیان کرے۔ خاکسار نے کھڑے ہو کر کہا کہ سیاسیات کے علاوہ روحانیت کی بھی ضرورت ہے۔ کوئی ایسا آدمی مسلمانوں میں سے ہونا چاہیئے۔ جو باعمل ہو۔ اس وقت اسے صحیح الہام کا سلسلہ جاری ہو۔ اس وقت انہوں نے عبداللہ صاحب غزنوی کا نام لیا۔ میں نے کہا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے تھے۔ اب موجودہ مسلمانوں میں سے کسی کا نام لو۔ مولوی ابراہیم کی بجائے مولوی ثناء اللہ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے مولوی الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہور۔ عبدالحکیم پٹیالوی۔ مولوی محمد لکھوکے والے کا نام لیا۔ ان سب کا حشر جو ہوا۔ واضح کر دیا۔ اور کہا گیا کہ یہ تینوں فوت شدہ ہیں۔ زندوں میں سے کسی کا نام لو۔ تو کوئی نام نہ لے سکے۔ گویا موجودہ مسلمانوں میں سے اس وقت ایک بھی ایسا مسلمان جس کو الہام الٰہی کا شرف حاصل ہو۔ نہیں ہے۔ وہابی فرقہ کا یہ جلسہ تھا۔ سب علماء نے متفق طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔

مولوی ثناء اللہ حضرت صاحب کی دعا کا اشتہار چھپوا کر جلسہ میں ساتھ لایا تھا۔ اس کو کہا گیا۔ جو تحریر آپ نے اس دعا کے نیچے لکھی تھی۔ اس کو ظاہر کرو۔ لیکن وہ باوجود سخت اصرار کے ظاہر نہ کرتا۔

دوسری تقریر مولوی ثناء اللہ نے معیار نبوت پر کی۔ معیار کے معنے آپ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی نایاب کتب چھپ گئیں،

(اشتہارات)

چندہی سال گذرے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کے باعث نایاب ہو رہی تھیں اور احباب کو دگنی چوگنی بلکہ بعض دفعہ دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا۔ کہ جس کا احساس کم و بیش ہر احمدی کو ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو۔ اور اسی احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کے لئے سرمایہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس پر تیئس چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور کام جو برسوں سے قلت سرمایہ کی وجہ سے رکا پڑا تھا صیغہ دعوت و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جب کہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے بہت سی بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع ہو چکی ہیں۔ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب دجن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں۔ جن کی فہرست مع قیمت درج ذیل ہے:۔

بک ڈپو تالیف و اشاعت جس نے کہ اس قدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ احباب کی توجہ امداد کا از حد مستحق ہے کیونکہ اس کے لئے جس قدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض کتابیں شائع کروائی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اب جب کہ انہیں دوگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ ضرور ان کو خریدیں اور پڑھیں۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں ان کی اشاعت کی تحریک کریں۔ اس وقت جس قدر نایاب کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں سے نصف بھی احباب خرید لیں گے تو اسی سرمایہ سے باقی کتب بھی جلد سے جلد شائع ہو سکتی ہیں +

ہمیں امید ہے۔ کہ خدا کے مسیح کی قائم کردہ جماعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت۔ اسلام کے لئے سرفروشی کا اظہار کرنے والی جماعت اس کام میں پیچھے نہ رہے گی۔ اور جہاں تک اس سے ممکن ہو گا ان انمول روحانی جواہرات کو جو کوڑیوں کے مول بک رہے ہیں خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دے گی +

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- حقیقۃ الوحی
- سرمہ چشم آریہ
- شحنہ حق
- آئینہ کمالات اسلام
- برکات الدعا
- شہادت القرآن
- انجام آتھم
- تحفہ قیصریہ
- سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ضرورت الامام
- تذکرۃ الشہادتین
- راز حقیقت
- ایام الصلح اردو
- تحفہ غزنویہ
- لیکچر سیالکوٹ
- تریاق القلوب
- دافع البلاء
- تحفہ ندوہ
- ساتن دھرم
- براہین احمدیہ حصہ پنجم
- تجلیات الٰہیہ
- تقریریں
- منن الرحمٰن
- فریاد درد
- ترغیب المومنین
- (۱، ۲ و ۳ یہ پہلی دفعہ شائع کی ہیں)
- الخطاب الجلیل عربی
- (ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی)

کتب و تقاریر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

- ملائکۃ اللہ دوسرا ایڈیشن
- آئینہ صداقت اردو
- 〃 انگریزی
- نجات
- تحفہ پرنس انگریزی ۱۲ اردو
- احمدیت یعنی حقیقی اسلام اردو
- 〃 〃 انگریزی
- دعوۃ الامیر فارسی مجلد
- 〃 اردو غیر مجلد
- سوانح احمد انگریزی
- احمدیہ موومنٹ

جو جماعتیں اپنے ہاں بک ڈپو کی شاخ کھولنا چاہیں انہیں معقول کمیشن دیا جائیگا۔ شرائط طلب کرنے پر بھیجی جاسکتی ہیں +

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان،

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

کوپن بکس جس میں فی کتاب پانچ سو (۵۰۰) کوپن ہیں۔ اور ہر ایک کوپن چھ میل کے اوّل درجہ کے ۵ پائی فی میل کے رعایتی کرایہ کے برابر ہے۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی ملتان۔ فیروزپور اور کوئٹہ سے صرف ان تجار کی فرموں اور ان کے قائم مقاموں کو جو صرف فرم کے متعلق کاروبار کے لئے سفر کرتے ہوں مل سکتے ہیں۔ ایسی کوپن بک کی قیمت مالغ ۲۳۴ روپیہ فی کتاب ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے عرصہ کے لئے کام آسکتی ہے۔ اس کتاب کے اجراء اور استعمال کے متعلق پورے حالات ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ فیروزپور اور کوئٹہ کے پاس درخواست کرنے سے مل سکتے ہیں +

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس — لاہور مورخہ ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

ڈی۔ ایچ۔ بولٹن — ہیڈ ایجنٹ

الیکٹریشنز اور میکینکوں کی ضرورت

ملک کو اب نہیں ہے بلکہ عام طور پر صنعت و دستکاری جاننے والوں کی ضرورت ہے اور خاص طور پر بجلی کا کام جاننے والوں کی۔ اسلئے اس سکول کے تعلیم یافتہ دو ہزار روپیہ سالانہ آمدنی تک پہنچ گئے۔ جنکی فہرست مع پراسپکٹس اس سکول سے مفت مل سکتی ہے۔ المشتہر

پرنسپل سکول آف اپلائڈ الیکٹریسٹی (سکول بجلی) گوجرانوالہ

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار +

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

گولڈن رسٹ واچ۔ خوبصورتی کا زیور

دیکھنے میں نازنین پہنے میں سخت جان وقت کی سچائی میں بے نظیر گھڑیاں گارنٹی دو سال جو پسند ہو نمبر لکھیں۔ قیمت ۔۔۔ ملنے کا پتہ۔ مینجر لیڈر ز واچ ہاؤس لدھیانہ پنجاب

مطبوعہ ۔۔۔ قادیان میں چھپا اور ۔۔۔ دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا

(اشتہارات)

احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

(۔۔۔)

برادران ۔ ذیل میں تین قسم کی گھڑیاں پیش کرتے ہیں

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں ۔ کہ حتی الامکان درمیانہ سیل ۲ کی طرف توجہ فرمائیں ۔ یہ گھڑیاں قیمت کم ہونے کے باوجود بعض مشہور اور قیمتی گھڑیوں سے بہتر ہیں ۔ جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء پر یہی گھڑیاں ہم نے اکثر احباب کو اس وعدہ پر دیں ۔ کہ بغیر کسی بے احتیاطی کے اگر خود بخود رک جائیں ۔ تو ایک سال تک بلا معاوضہ اصلاح کے ہم ذمہ وار ہیں ۔ اب ایک سال گذر رہا ہے ۔ ہم خوشی کے ساتھ اظہار کرتے ہیں ۔ اب تک ایک گھڑی کے بھی رکنے کی شکایت ہمارے پاس نہیں آئی ۔ ہیں اس تحریر اور مشورہ کے بعد احباب کو اختیار ہے ۔ جو گھڑی چاہیں طلب فرمائیں ۔ ہم انشاء اللہ پوری احتیاط سے بھیجیں گے ۔

نمبر ۱

ویسٹ اینڈ کمپنی کی مندرجہ ذیل گھڑیاں خاص طور پر عمدہ تسلیم کی جاتی ہیں ۔ کمپٹیشن ۔ چیمپیئن ۔ اسٹنڈرڈ ۔ سلیڈر کیمپ سیات وغیرہ ۔ ان گھڑیوں کے دو نرخ ہیں ۔ کمیشن کے ساتھ اور بلا کمیشن ۔ کمیشن میں گارنٹی نہیں پوری قیمت میں گارنٹی ہے فہرست ہر جگہ مل جاتی ہے ۔ دیکھ سکتے ہیں ۔ ویسٹ اینڈ کی گھڑیوں کے آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے ۔ ہر ایک گھڑی بھیجی جائے گی ۔

نمبر ۲

۱ گھڑی لیور پیشن جو بدار مضبوط [illegible]
۲ لیور پیشن موٹا شیشہ [illegible]
۳ چھوٹا سائز عمدہ فینسی عمدہ [illegible]
۴ سر مڈیم فل جویل ۱۶ ام [illegible]
سائز ڈبل شیشہ [illegible]
۵ کلائی کی لیور جو بدار شیشہ [illegible]
۶ فل جویل موٹا شیشہ [illegible] ریڈیم [illegible]
۷ چاندی کیس [illegible] ریڈیم [illegible]
۸ الائش موٹا شیشہ مثل کولمبس اینی [illegible]
۹ ریڈیم [illegible]
۱۰ ٹائم پیس امریکن خورد [illegible] کلاں الارم
سے مقہ سہیب [illegible]

نمبر ۳

۱ گھڑی راسکوپ پیشن نکل کیس [illegible]
۲ گھڑی راسکوپ پیٹنٹ دوطرف شیشہ [illegible]
۳ ریلوے مع سکنڈ ہینڈ [illegible]
۴ جینوا چال عمدہ قسم نکل کیس ریڈیم [illegible]
۵ تمام کیس سیپ کا [illegible]
۶ کلائی کی نکل کیس [illegible]
۷ کلائی کی سنہری جیسے ریڈیم [illegible]
۸ کلائی زنانہ سنہری چوڑی نگدار [illegible]
۹ چاندی کیس [illegible]
مینا کاری کی چوڑی [illegible]
۱۰ ٹائم پیس خورد [illegible]
کلاں الارم [illegible]

بجلی کا عجیب و غریب سامان :- مکان کے بنانے قیمت [illegible] بیٹری [illegible] ٹیبل کے لئے [illegible] جیب کے سرمیں اور کپڑے پر لگانے کا گلاب [illegible] قیمت [illegible] پاکٹ لیمپ [illegible] بیٹری [illegible] دعا رنگین عمدہ [illegible]

المشتہر حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یو۔پی

حب اٹھرا کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوتے ہیں ۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے ۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں ۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں ۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں ۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں ۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا ۔

پتہ :-

عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

تمام سرمہ فروشوں کو کھلا چیلنج

یہ امر تو اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکا ہے ۔ کہ ہمارا موتی سرمہ رجسٹرڈ ککرے ۔ ضعف بصر ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پانی بہنا ۔ خارش ۔ رتوندہ ۔ گوہانجنی ۔ ناخونہ ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے ۔ اگر آپ کو اپنی پیاری آنکھوں سے کچھ بھی محبت ہے جس کے بغیر دنیا اندھیر ہے ۔ تو آپ کو آج سے ہی موتی سرمہ کا استعمال شروع کر دینا چاہئیے ۔ جو نہ صرف آپ کی نور بصارت کو ہی ترقی دے گا ۔ بلکہ جملہ امراض چشم سے آپ کی پیاری آنکھوں کو محفوظ رکھے گا ۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے ۔ محصولڈاک علاوہ ۔ ہر ایک سرمہ فروش یہی کہتا ہے ۔ کہ میرا سرمہ سب سے اعلیٰ ہے ۔ جس سے ناظرین کے لئے اصل و نقل میں تمیز کرنی بہت مشکل ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا لوگوں کی تسلی کے لئے ہم ایک آسان راہ پیش کرتے ہیں ۔ کہ ہمارے ہر اشتہار میں نیا سارٹیفکیٹ مع تاریخ درج ہوگا ہمیشہ اشتہار میں نیا سارٹیفکیٹ مہیا ہو جانا یہ خود کسی سرمہ کے بہتر ہونے کی زبردست دلیل ہے ۔ یہ کل سرمہ فروشوں کو ہماری طرف سے چیلنج ہے کہ وہ بھی ہر بار ہماری طرح نیا سارٹیفکیٹ معہ تاریخ پبلک میں پیش کریں ۔ لہٰذا اس سلسلہ میں دوسرا سارٹیفکیٹ درج ذیل ہے :- اگر کسی کو ہمت ہے تو وہ ہماری طرح ہر بار نیا سارٹیفکیٹ مع تاریخ درج کرے ۔ بدون تاریخ کے کوئی شہادت قابل قبولیت نہیں ہونی چاہئیے ۔ اور یہ تاریخ بھی ۱۹۲۶ء کی ہو ۔ ورنہ کوئی شہادت تازہ شہادت کہلانے کی مستحق نہیں ہوگی ۔ ہم کوئی شہادت دو دفعہ نہیں چھپیں گی ۔ ایک ہی شہادت کو بار بار درج کرنا یہ اس سرمے کے عدم قبولیت پر دلالت ہوگا ۔

ایک ماہر و تجربہ کار ڈاکٹر کی شہادت :- جناب ڈاکٹر بشیری صاحب آئی ۔ ایم ۔ ڈی ۔ ایس ۔ اے ۔ ایس نمبر اسکش ہسپتال لاہور چھاؤنی سے ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو لکھتے ہیں کہ آپ کا یہ سرمہ بلاشبہ بہت ہی مفید اور اکسیر چیز ہے ۔"

پتہ :- **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

احمدی اسپورٹس ورکس

آج کل عام طور پر سپورٹس کی فرمیں بدنام ہو گئی ہیں ۔ کہ مال اچھا سپلائی نہیں کرتے یہ بات ایک حد تک ٹھیک ہے ۔ کیونکہ عام سپورٹس کی اشیاء فروخت کرنے والے اس کام کے اہل نہیں ہوتے ۔ خریدار بیچاروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔ ہم اپنے احباب کرام کو خوشخبری دیتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ہم خود سپورٹس کے کام میں ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کار ہیں ۔ اور مینوفیکچرز ہیں ۔ ملٹری افیسرز اور اسکول کے ہیڈ ماسٹروں کے بہت سے سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں ۔ اگر ہاکی سٹک ۔ ٹینس ریکٹ ۔ کرکٹ بیٹ ۔ فٹ بال وغیرہ کی ضرورت ہو ۔ تو ہم سے منگا کر ملاحظہ کریں اور دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں ۔ مال ہر طرح سے عمدہ اور بارعایت ہوگا ۔ دوکانداروں سے خاص رعایت کی جاوے گی ۔ ایک دفعہ مال ضرور ملاحظہ فرمائیں ۔ کارڈ آنے پر پرائس لسٹ ارسال ہوگی ۔

خط کا پتہ

ہیم اینڈ کو سیالکوٹ شہر

برائے فروخت

ریویو آف ریلیجنز کا مجلد مکمل سٹ ۱۹۰۲ سے لے کر ۱۹۲۴ تک ۔ خریداروں کیلئے نادر موقعہ قیمت ۸۰ روپے سٹ ۔

حکیم غلام غوث ۔ کٹڑہ بگھیاں امرتسر سے خط و کتابت کریں :-

ہندوستان کی خبریں

—— لاہور ۱۵ نومبر۔ آج صبح ۵ بجکر۔ ۱ منٹ پر لاہور میں زلزلہ آیا۔ جو تقریباً ۵ سیکنڈ تک جاری رہا۔ عمارتیں اور چارپائیاں ہلتی رہیں +

—— حیدرآباد ۱۳ نومبر۔ ریاست خیرپور کی حدود میں ایک پہاڑی سے دھواں اور آگ جلتی ہوئی دکھائی دی مقامی انجنیر اس کی تحقیق کے لئے وہاں پہنچے۔ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس مقام پر گندھک کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور اور اگر اسے وہاں سے نکالا نہ گیا اور آگ بجھانے کا انتظام نہ کیا گیا۔ تو ایک بہت بڑے آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کا احتمال ہے۔ جو اس پہاڑی کے اطراف واکناف میں پھیلا ہوا ہے۔

—— حیدرآباد ۱۲ نومبر۔ ریاست خیرپور کی انتظامیہ کونسل کے ارکان کا انتخاب عمل میں آچکا ہے۔ اس کے ارکان مسٹر ہیلیفکس مسٹر ڈھوروتھو فیلڈ ایک قاضی صاحب اور غالباً چوتھے رکن ایک انجنیر ہونگے +

—— الہ آباد ۱۳ نومبر۔ مہاراجہ ٹہری گڈھوال اپنی مہارانی کے ساتھ یورپ کے دورہ کے لئے روانہ ہوگئے +

—— [illegible] نومبر۔ [illegible] پور کی پولیس نے ریاست سکار کے ڈاکوؤں کی ایک جماعت کا استیصال کردیا ہے۔ لکھو سنگھ کی سرکردگی میں ڈاکوؤں کا یہ جتھا راجپوتانہ کی تمام ریاستوں کے لئے ایک بلائے بے درماں بن گیا تھا۔ ۳۰ اکتوبر کو موضع پر اس ریاست سکار کے پاس پولیس نے ڈاکوؤں کا محاصرہ کرلیا۔ دو گھنٹے تک پولیس اور ڈاکوؤں میں لڑائی ہوتی رہی۔ سرغنہ ڈاکو لکھو سنگھ اور اس کا بھائی بال سنگھ قتل ہوگئے ایک کانسٹیبل کو بھی ڈاکوؤں نے گولی سے ماردیا +

—— دہلی ۱۳ نومبر۔ سر محمد حبیب اللہ اس ہندوستانی وفد کے رئیس ہیں۔ جو گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے کی غرض سے جنوبی افریقہ جارہے ہیں۔

—— کلکتہ ۱۳ نومبر۔ پانچ سال گذرے دیویندر سنگھ ضلع مدناپور کے دورِ دوست مقامات کا دورہ کررہے تھے۔ اسی دوران میں ایک دفعہ دیہاتیوں نے ان سے کہا۔ کہ یہاں قریب میں ایک ایسا راستہ ہے۔ جس سے لوگ اس خوف کے مارے نہیں گذرتے کہ وہاں بھوت رہتے ہیں۔ اس پر پادری صاحب کو اس راستے کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ اور ان کو وہ جگہ بتلائی گئی۔ یہاں پادری صاحب نے ایک غار کے سوراخ کو سونہ دیہاتیوں سے کھدوانا شروع کیا۔ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد غار میں سے ایک بھیڑیا اپنی مادہ کے ساتھ تیزی کے ساتھ نکلا۔ اس میں سے دو بھیڑیئے کے بچے اور دو بنگالی لڑکیاں برآمد ہوئیں۔ جن میں سے ایک کی عمر ۲ سال اور دوسری کی عمر ۸ سال تھی۔ بعد میں یہ لڑکیاں مدناپور کے یتیم خانہ میں پہنچادی گئیں۔ چھوٹی لڑکی پیچش میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوگئی۔ لیکن بڑی لڑکی ہنوز زندہ ہے۔ اور اس کا نام "کملا" رکھا گیا ہے۔ آہستہ آہستہ اس لڑکی کی وحشت کم ہورہی ہے اب اس نے کپڑے پہننے شروع کردیئے ہیں۔ اور منہ کی بجائے ہاتھوں سے کھانا کھانے لگی ہے۔ اس نے تیس الفاظ سیکھ لئے ہیں۔ اس کی سماعت بصارت اور قوت شامہ غیر معمولی طور پر تیز ہے۔ لیکن اس کی قوت لامسہ نے کوئی ترقی نہیں کی۔ اور اس کا حافظہ نہایت کمزور ہے۔ اب کملا غراتی نہیں اور نہ ہنستی یا روتی ہے۔ وہ جانوروں پر بہت مہربان ہے۔ اور ان کے پیچھے پھرتی ہے +

—— دہلی ۱۱ نومبر۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں یوم متارکہ کی تقریب منائی گئی۔ جن میں سے قادیان خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جہاں گیارہ بجے تین منٹ پہلے ایک گھنٹہ بجنے لگا۔ اور پورے گیارہ بجے قصبہ پر خاموشی طاری ہوگئی۔ مسجد اقصیٰ میں تقریریں کی گئیں۔ اور خیرات بانٹی گئی۔ امن عالم اور برطانیہ عظمےٰ کی طاقت کے لئے دعا مانگی گئی +

—— آگرہ [illegible] نومبر۔ چترجیون کا مقدمہ ڈسٹرکٹ آگرہ کی عدالت میں پیش ہے۔ ملزم نے حکومت متحدہ کے اس حکم کے خلاف کہ چتر جیون ضبط کرلی جائے عدالت عالیہ میں مرافعہ دائر کیا ہے۔ نیز حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ وہ اس مقدمہ کو کسی دوسرے صوبہ میں منتقل کردے +

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۱۱ نومبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ راوی ہے۔ کہ موسیو چیچرن اور توفیق رشدی بے کل ایک ایسے معاہدہ اتحاد پر دستخط کرینگے۔ جو اناطولیہ اور مشرقی تھریس پر اٹلی یونان اور بلغاریہ کی متحدہ یورش کے امکان کا توڑ ہوگا۔ اس معاہدہ میں ایران کی شمولیت کا معاملہ غیر یقینی ہے +

—— رگبی ۱۱ نومبر۔ علم ادب کا نوبل پرائز برائے ۱۹۲۵ء جو ۸۰۰۰ ۱۱ سویڈنی سکہ کرونن کا ہے مسٹر جارج برنرڈ شا کو دیا گیا ہے۔ ۱۹۲۶ء کا انعام ابھی تقسیم نہیں ہوا +

—— لنڈن ۱۰ نومبر۔ بیت المقدس کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ شرق اردون کا حاکم امیر عبداللہ ایک طاقتور قبیلہ بنی سخر کی بغاوت کے باعث قبرص کی طرف چلا گیا ہے۔ یہ قبیلہ گذشتہ تین سال سے برابر شورش برپا کررہا ہے +

—— لنڈن ۱۱ نومبر۔ آج دارالعوام میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے سر آسٹن چیمبرلین نے کہا۔ کہ مجھے معاہدہ روس و افغانستان کی ترجمہ شدہ نقل مل چکی ہے۔ اس کو دیکھنے کے بعد میں یہ خیال قائم کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ معاہدہ برطانی اور ہندوستانی مفاد پر کسی حیثیت سے اثر انداز ہوگا۔ ابھی تک جمعیۃ الاقوام کے دفتر میں اس معاہدہ کا اندراج (رجسٹری) نہیں کرایا گیا +

—— لنڈن ۱۰ نومبر۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے البرٹ ہال کے مہمانوں کو دعوت دی۔ پانچ سو مہمان حاضر تھے +

—— کابل سے ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ شہریار کابل آج کل دورہ قندھار میں مصروف ہیں۔ واپسی پر آپ سیدھے کابل مراجعت فرما ہونگے +

—— جنیوا ۱۰ نومبر۔ مجلس اقوام کے جنرل سیکرٹری نے کونسل ممبروں کو ایرانی نمائندے کے اس مکتوب کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ میثاق لوکارنو کے ساتھ گیارہویں دفعہ کی رو سے جیسا کہ فن لینڈ کو حق پہنچتا ہے۔ ایران بھی اس حیثیت سے مستحق ہے +

—— بیروت کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ شیخ احمد حماڈی نے جو ساٹھ ہزار دروزیوں کے پیر ہیں اور بارہا جنگ میں شریک ہوچکے ہیں حکومت فرانسیسی کے سامنے سر اطاعت خم کردیا اور اس پر طرہ یہ کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں شام میں لوگوں کو فرانسیسی اطاعت پر آمادہ و تیار کردوں گا +

—— شنگھائی۔ جنوبی عساکر نے کیو کیانگ اور کیانگسی پر قبضہ جمالیا ہے۔ جو شنگھائی کے مختار مطلق جنرل سن چوان فینگ کا مرکز تھا۔ نانکنگ کے قریب بڑی گولہ باری ہوتی رہی +

—— جرمن انجنیر نئے شہر کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ یہ شہر کابل کی حدود سے باہر ہے اور اس کا نقشہ برلن کے نمونہ پر ہے +

—— اخبار الجیفاء لکھتا ہے۔ کہ مصری وفد صفاء سے بامراد واپس آگیا۔ اور وہ اب عسیر جارہا ہے۔ جہاں سے وہ سلطان ابن سعود سے گفت و شنید کرنے کے لئے مکہ معظمہ روانہ ہوجائے گا۔ یہ وفد اتحاد اقوام عربیہ حاصل کرنے کی جدوجہد کررہا ہے۔ اور یمن میں وفد کو اپنے اغراض میں بہت کامیابی ہوئی +

—— فلاڈلفیہ ۱۰ نومبر بازار سے روئی کے ۲ لاکھ گٹھے ۱۸ ماہ سے ۲ سال تک کے لئے یا اس وقت تک کے لئے جب تک بازار کی حالت ٹھیک نہ ہو اٹھا لئے گئے ہیں۔ پانچ بڑے بنکوں نے ایک کروڑ ۲ لاکھ ڈالر کاٹن فنڈ کا بیمہ کیا ہے +

(عبدالرحمٰن کنرٹی قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)